عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۲ | ۲۸/شعبان تا ۴/رمضان ۱۴۲۴ھ مطابق ۲۴ تا ۳۰/اکتوبر ۲۰۰۳ء | شمارہ: ۲۲

قرآن کریم کا موضوع

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات تجارت

...مبارک کے ...ترام کا تقاضا

حضرت امام احمد بن حنبلؒ

...زاقادیانی کے مالی الہامات

Email: editorkn@yahoo.com Website: http://www.khatme-nubuwwat.org http://www.khatm-e-nubuwwat.

جھوٹے نبی کا انجام:

س:...... رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امکانِ نبوت کا کوئی احتمال ہے؟ اسلامی تاریخ میں جھوٹے مدعیانِ نبوت کا کیا انجام ہوتا ہے؟ مرزا غلام احمد قادیانی کا انجام کیا ہوا؟

ج:...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا حصول ممکن نہیں، جھوٹے نبی کا انجام مرزا غلام احمد قادیانی جیسا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں ذلیل کرتا ہے۔ چنانچہ تمام جھوٹے مدعیانِ نبوت کو اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا۔ خود مرزا قادیانی منہ مانگی ہیضے کی موت مرا اور دمِ واپسیں دونوں راستوں سے نجاست خارج ہو رہی تھی۔

کلمہ شہادت اور قادیانی:

س:...... آپ سے ایک مرتبہ ایک سائل نے سوال کیا تھا کہ کسی غیرمسلم کو مسلم بنانے کا کیا طریقہ ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا تھا کہ:

"غیرمسلم کو کلمہ شہادت پڑھا دیجئے، مسلمان ہوجائے گا۔"

اگر مسلمان ہونے کے لئے صرف کلمہ شہادت پڑھ لینا کافی ہے تو پھر قادیانیوں کو باوجود کلمہ شہادت پڑھنے کے غیرمسلم کیسے قرار دیا جاسکتا ہے؟ ازراہ کرم اپنے جواب پر نظرثانی فرمائیں۔ آپ نے تو اس جواب سے سارے کئے کرائے پر پانی پھیر دیا ہے۔ قادیانی اس جواب کو اپنی مسلمانی کے لئے بطور سند پیش کرکے سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کریں گے اور آپ کو بھی خدا کے حضور جوابدہ ہونا پڑے گا۔

ج:...... مسلمان ہونے کے لئے کلمہ شہادت پڑھنے کے ساتھ ساتھ خلافِ اسلام مذاہب سے بیزار ہونا اور ان کو چھوڑنے کا عزم کرنا بھی شرط ہے۔ یہ شرط میں نے اس لئے نہیں لکھی تھی کہ جو شخص اسلام لانے کے لئے آئے گا، ظاہر ہے کہ وہ اپنے سابقہ عقائد کو چھوڑنے کا عزم لے کر ہی آئے گا۔ باقی قادیانی حضرات اس سے فائدہ نہیں اٹھاسکتے کیونکہ ان کے نزدیک کلمہ شہادت پڑھنے سے آدمی مسلمان نہیں ہوتا بلکہ مرزا صاحب کی پیروی کرنے اور ان کی بیعت کرنے میں شامل ہونے سے "مسلمان" ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ دنیا بھر کے مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے کہ خدا نے انہیں یہ الہام کیا ہے کہ:

"جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا، وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔"

(تذکرہ طبع جدید ص۳۳۶)

نیز مرزا قادیانی اپنا یہ الہام بھی سناتا ہے کہ:

"خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔" (مرزا کا خط بنام ڈاکٹر عبدالحکیم)

مرزا صاحب کے بڑے صاحبزادے مرزا محمود صاحب لکھتے ہیں:

"کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا، وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔"

(آئینہ صداقت ص۳۵)

مرزا صاحب کے منجھلے لڑکے مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتے ہیں:

"ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا، یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا، یا محمد کو مانتا ہے مگر مسیح موعود (غلام احمد قادیانی) کو نہیں مانتا، وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔" (کلمۃ الفصل ص۱۱۰)

قادیانیوں سے کہئے کہ ذرا اس آئینے میں اپنا چہرہ دیکھ کر بات کیا کریں۔

مرزا قادیانی کا کلمہ پڑھنے پر سزا کا گمراہ کن پروپیگنڈا:

س:...... میرے ساتھ ایک عیسائی لڑکی پڑھتی ہے۔ وہ اسلام میں دلچسپی رکھتی ہے۔ میں اسے اسلام کے متعلق بتاتی ہوں لیکن جب میں نے اسے اسلام قبول کرنے کو کہا تو وہ کہنے لگی کہ تمہارے یہاں تو کلمہ پڑھنے پر سخت سزا دی جاتی ہے، اخبار میں بھی آیا تھا۔ برائے مہربانی مجھے بتائیں کہ میں اسے کیا جواب دوں؟

ج:...... اسے یہ جواب دیجئے کہ اسلام قبول کرکے کلمہ پڑھنے سے منع نہیں کرتے، نہ اس پر سزا دی جاتی ہے، البتہ وہ غیرمسلم جو منافقانہ طور پر اسلام کا کلمہ پڑھ کر لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں، ان کو سزا دی جاتی ہے۔

ہفت روزہ
ختم نبوۃ

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
لا ہوالِ سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

جلد: ۲۲ شمارہ: ۲۲ ۲۸/ شعبان تا ۴/ رمضان ۱۴۲۴ھ مطابق ۲۴ تا ۳۰/ اکتوبر ۲۰۰۳ء

حضرت خواجہ خان محمد زید مجدہ

حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہم

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

مولانا محمد اکرم طوفانی

مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

اداریہ	4
قرآن کریم کا موضوع (مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ)	6
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے اثرات (ابو شفقت قریشی سہام)	9
حضرت امام احمد بن حنبلؒ (محمد یحییٰ بھوانی)	13
ماہ مبارک کے احترام کا تقاضا (مولانا شمس الحق ندوی)	17
مرزا قادیانی کے بابی الہامات (مولانا منظور احمد الحسینی)	20
عالمی خبریں	22

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلالپوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
سید انظر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

زر تعاون بیرون ممالک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا [illegible] ڈالر۔
یورپ، افریقہ: [illegible] سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک [illegible] ڈالر

زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ [illegible] روپے، ششماہی [illegible] روپے، سالانہ [illegible] روپے
چیک یا ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-383 [illegible] 2-827 [illegible]

لندن آفس:
35, Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ، ملتان
Hazori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi.
Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری
طابع: سید شاہد حسن
مطبع: القادر پرنٹنگ پریس
مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رمضان المبارک میں قافلۂ ختم نبوت سے تعاون

نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے آخری نبی کی حیثیت سے مبعوث فرمایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمادیا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور اگر کوئی شخص آکر یہ دعویٰ کرے کہ وہ نبی ہے تو وہ جھوٹا ہے' تم اس کو مسترد کردو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری دور میں مسیلمہ کذاب' اسود عنسی وغیرہ نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اسود عنسی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایک صحابی حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں مردار ہوا جس کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جبریل امین علیہ السلام کے ذریعہ دی گئی۔ مسیلمہ کذاب اور سجاح نے نکاح کرکے نبوت میں اشتراک کرلیا اور مہر میں دو نمازیں معاف کردیں۔ خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ نے ان کے خلاف ایک عظیم الشان لشکر ترتیب دیا جس میں بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور محدثین اور قرآ عظام شریک ہوئے۔ مسیلمہ کذاب اپنے تیس ہزار لشکر سمیت جہنم رسید ہوا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے بارہ سو کے لگ بھگ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے جانوں کا نذرانہ پیش کیا جن میں سات سو حفاظ اور قرآ کرام شامل تھے۔ تمام غزوات میں اتنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین شہید نہیں ہوئے جتنے صرف ایک لڑائی میں شہید ہوئے بہرحال حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے امت کو آگاہ کردیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والے کی سزا صرف اور صرف موت ہے۔ ائمہ تلبیس کے مطابق آج تک ۷۲ کے قریب ایسے افراد پیدا ہوئے جنہوں نے کسی نہ کسی درجے میں جھوٹا دعویٰ نبوت کیا۔ ان میں سے اکثر کو امت کے غیور مسلمانوں نے جہنم رسید کردیا۔ گزشتہ صدی کے اواخر میں انگریزی دور حکومت میں مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے کے لئے انگریزوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی سرپرستی کی' پہلے اسے مسلمانوں میں مبلغ اور مناظر کی حیثیت سے متعارف کرایا اور پھر اس کے ذریعے عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں شکوک وشبہات پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ آخرکار اس نے مہدی' مجدد' مسیح موعود' ظلی وبروزی نبی اور پھر نبی اور پھر معاذ اللہ نبی سے بڑھ کر محمد ﷺ ہونے کا دعویٰ کیا۔ علماء لدھیانہ نے ابتداء ہی میں اس کے غلط عقائد کی وجہ سے اس کے کفر کا فتویٰ جاری کیا پھر دارالعلوم دیوبند سے بھی فتویٰ صادر ہوا لیکن انگریزوں کی سرپرستی کی وجہ سے یہ فتنہ بڑھتا ہی رہا۔ اس بنا پر محدث العصر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے تمام علماء کرام کو جمع کیا اور قادیانیت کے مکروفریب اور امت کے لئے اس کے نقصانات سے آگاہ کیا۔ بعدازاں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو اس کام کا ذمہ دار بنایا اور امیر شریعت کا خطاب دیا۔ پانچ سو سے زائد علماء کرام نے امیر شریعتؒ کے ہاتھ پر بیعت کرکے اس بات کا عزم کیا کہ وہ اپنی زندگیوں کو عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے وقف کردیں گے۔ اس طرح محدث العصر حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے قافلہ ختم نبوت تشکیل دیا۔ اس قافلے نے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں کام شروع کیا تو مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کو بریک لگ گئی۔ ایک ایک گاؤں' ایک ایک قریہ' ایک ایک شہر میں قافلہ ختم نبوت نے تبلیغی سرگرمیاں شروع کیں تو انگریز حکومت اور مرزا قادیانی کی ذریت غنڈہ گردی پر اتر آئے۔ پہلے قادیان میں مسلمانوں کا جینا دوبھر کیا گیا' پھر جہاں جہاں قادیانی اثرورسوخ رکھتے تھے وہاں مسلمانوں کا جینا دوبھر کردیا گیا۔ قافلہ ختم نبوت کے رہنماؤں' رضاکاروں اور جاں نثاروں پر قیدوبند کے دروازے کھل گئے۔ مرزا قادیانی کو جھوٹا مدعی نبوت کہنا جرم بن گیا۔ مسلمانوں پر قاتلانہ حملے معمول بن گئے لیکن اللہ تعالیٰ کے یہ شیر اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فداکار جان پر کھیل گئے لیکن عقیدہ ختم نبوت پر زد نہیں پڑنے دی۔ بہاولپور میں مقدمہ درج ہوا تو اس کی پیروی کی اور مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت کو کافر ثابت کیا۔ قادیان میں داخلہ بند ہوا تو قادیان کے باہر ساری رات امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عقیدہ ختم نبوت کی وضاحت کی اور فتنہ قادیانیت سے آگاہ کیا۔ قادیان میں دفتر کھولا' جسے کئی دفعہ توڑا گیا' مبلغ کو زدوکوب کیا گیا۔ مولانا محمد حیات نے جان ہتھیلی پر رکھ کر قادیان میں سکونت اختیار کی۔ الغرض مقدمات کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہوگیا' امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ زندگی نصف جیل میں اور نصف ریل میں گزر گئی۔ تحریک پاکستان میں قادیانیوں نے تحریک آزادی کے خلاف کام کیا' قیام پاکستان کی مخالفت کی' مسلمانوں کی فہرست سے الگ اپنا نام درج کرایا جس کی وجہ سے کشمیر کا الحاق پاکستان سے نہ ہوسکا۔ اس کے باوجود پاکستان بننے کے بعد انگریزوں کی سرپرستی کی وجہ سے وہ پاکستان کے ٹھیکیدار بن گئے۔ سر ظفر اللہ پہلا وزیر خارجہ مقرر ہوا' چناب نگر سابقہ ربوہ کی زمین حاصل کرکے قادیانیوں نے اپنا مرکز قادیان سے یہاں منتقل کردیا' پاکستان میں قادیانیت کے خلاف تبلیغ پر پابندی عائد ہوگئی' قادیانیوں نے پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کی کوشش کی۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عقیدہ ختم

نبوت کے تحفظ کی تحریک شروع کی۔ لاہور میں مارشل لاء لگا دیا گیا۔ کئی ہزار جاں نثاران ختم نبوت نے جان کا نذرانہ پیش کیا' ایک لاکھ کے قریب علماء کرام رضا کاران ختم نبوت نے جیلوں کی ہوا کھائی۔ تحریک کے نتیجے میں پاکستان قادیانی اسٹیٹ بننے سے بچ گیا۔ قافلہ ختم نبوت نے اپنا کام جاری رکھا' مولانا محمد علی جالندھری' مولانا محمد حیات' مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی' مولانا محمد شریف جالندھری رحمہم اللہ اور سینکڑوں مبلغین ختم نبوت گاؤں گاؤں' قریہ قریہ پھیل گئے' مسلمانوں کے ایک ایک پیسہ کی امداد سے کام جاری رکھا۔ تا آنکہ ۱۹۷۴ء میں محدث العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں تحریک ختم نبوت کا آغاز ہوا۔ مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ مولانا شاہ احمد نورانی' مولانا معین الدین لکھوی' اور دیگر علماء کرام نے تمام سیاسی جماعتوں کو جمع کیا۔ پوری قوم متحد ہوئی اور ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانان پاکستان کو نصرت عطا فرمائی اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ ۱۹۸۴ء کو قادیانیوں نے آئین کی خلاف ورزی شروع کی۔ حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم' حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں تحریک چلی' مولانا محمد شریف جالندھریؒ نے ایک ایک کی منت کی' آخرکار صدر ضیاء الحق مرحوم نے امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا۔ مرزا طاہر راتوں رات فرار ہو کر اپنے آقاؤں کے چرنوں میں لندن جا پہنچا' اور دوبارہ مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش شروع کی' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے وہاں بھی تعاقب شروع کیا۔ مالی' گھانا میں قادیانی پہنچے تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے وہاں ان کا پیچھا کیا' جس کے نتیجے میں ہزاروں افراد قادیانیت سے تائب ہوئے' جنوبی افریقہ میں قادیانیوں کے حوالے سے مقدمہ درج ہوا تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت عقیدہ ختم نبوت کی حقانیت کو اجاگر کرنے کے لئے وہاں بھی پہنچ گئی۔ غرض دنیا میں جہاں کہیں بھی قادیانیوں نے اپنے پنجے جمانے کی کوشش کی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس کی تردید کا فریضہ انجام دیا' بقول کسے اگر قادیانی خدانخواستہ چاند پر بھی پہنچ جائیں تو ہم ان کا پیچھا وہاں بھی نہیں چھوڑیں گے۔ اس وقت عیسائیت' یہودیت' قادیانیت سب اسلام دشمنی میں تیزی سے مصروف عمل ہیں۔ مسلمان ممالک میں مغرب نے قادیانیوں کو کھلی چھٹی دے رکھی ہے بلکہ ان کی سرپرستی کی جا رہی ہے تاکہ مسلمانوں کو ختم کیا جاسکے۔ اسکولوں' رفاہی اداروں' اسپتالوں' سڑکوں کے ذریعے غریب ممالک میں لوگوں کو اسلام کے نام پر لوگوں کو قادیانی بنانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ پاکستان کے علماء کرام اور پاکستان کو تباہ کرنے کے لئے قادیانی اور سب لادینی قوتیں متحد ہوگئی ہیں۔ گمبیا میں گزشتہ دنوں قادیانیوں نے شرارت کرکے اس کو تباہ کرنے کی کوشش کی۔ اس صورت حال میں مسلمانوں کی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے۔ قادیانی چاہتے ہیں کہ دنیا کے ایک ارب بیس کروڑ مسلمان خدانخواستہ مرتد اور گمراہ ہو جائیں' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی حیثیت نعوذ باللہ ختم ہو جائے' ایسے وقت میں مسلمانوں پر بہت زیادہ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اگر آپ قیامت کے دن نبی اکرم ﷺ کی شفاعت چاہتے ہیں تو آیئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کرکے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی محافظین میں شامل ہو جایئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب زیدمجدہم' نائب امیر مرکزیہ حضرت سید نفیس شاہ الحسینی دامت برکاتہم' ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' ناظم تبلیغ حضرت مولانا اللہ وسایا' حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر (مہتمم جامعہ بنوری ٹاؤن)' حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی (شیخ الحدیث جامعہ بنوری ٹاؤن) اور دیگر تمام علماء کرام کی جانب سے تمام مسلمانوں سے اپیل ہے کہ وہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میں شامل ہو جائیں اور اس جماعت سے ہر قسم کا تعاون کریں' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سالانہ اخراجات کا تخمینہ کروڑوں روپے سے تجاوز ہے اور یہ مسلمانوں کے عطیات سے پورا ہوتا ہے۔ آگے بڑھئے اور زیادہ سے زیادہ اس میں اپنا حصہ ڈالئے اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔ (آمین)

ضروری اعلان

ہفت روزہ "ختم نبوت" کے اندرون و بیرون ملک کے تمام قارئین کرام کے نام بقایا جات کی ادائیگی کے سلسلے میں یاد دہانی کے خطوط ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ احباب سے درخواست کی جاتی ہے کہ جن حضرات کے نام بقایا جات واجب الادا ہیں وہ فوراً اپنی رقم بنام ہفت روزہ "ختم نبوت" کراچی منی آرڈر' چیک یا ڈرافٹ کی شکل میں ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

یاد رہے کہ جلد نمبر ۲۰ شمارہ نمبر ۹ سے بوجہ ہوشربا گرانی' کاغذ و ڈاک خرچ رسالہ کی قیمت میں اضافہ کیا جاچکا ہے۔

نیا سالانہ زرتعاون : ۳۵۰ روپے ہے' آئندہ اس حساب سے رقم ارسال فرمائیں۔

نوٹ : اپنے خریداری نمبر کی وضاحت بھی ضرور فرمائیں۔ شکریہ (ادارہ)

قرآن کریم کا موضوع

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

قرآن کریم ہدایت و دعوت کی کتاب بھی ہے اور احکام و شریعت کی بھی' لیکن اس کے اندر دعوت و ہدایت کا پہلو دوسرے پہلوؤں پر غالب ہے' شریعت و احکام کی اہمیت سے انکار نہیں' اس کی عظمت سر آنکھوں پر لیکن سوال اولیت و اہمیت کا ہے' کون سا پہلو زیادہ اہمیت رکھتا ہے اور کس کو اولیت حاصل ہے' اس لحاظ سے اگر دیکھیں تو میرا حقیر مطالعہ یہ ہے کہ شریعت و احکام کے مقابلہ میں دعوت و ہدایت کا پہلو قرآن کریم میں غالب ہے' کیونکہ ایمان کی بنیاد ہدایت پر ہے اور تبلیغ پر اس ایمان کے حصول کا دارومدار ہے' لہٰذا یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ دوسرے تمام مضامین و مقاصد پر ہدایت و دعوت کا عنصر قرآن کریم میں نمایاں طور پر غالب ہے۔

دعوت و تبلیغ کا کام قواعد و ضوابط کا پابند نہیں ہے:

قرآن کریم نے دعوت و تبلیغ کے کیا اصول بتائے ہیں؟ وہ کیا ضابطے ہیں' جن کی پابندی کرنے کا قرآن کریم نے حکم دیا ہے؟ کیا قرآن کریم میں ہمیں تبلیغ و دعوت کے متعین قوانین اور اس کی بے لچک حدود بتائی گئی ہیں۔

میرا خیال ہے کہ دعوت کے طریق کار کو قانون و ضابطہ کی زبان میں نہیں کیا گیا ہے اور ایسا کرنا قرین مصلحت اور اقتضائے حکمت تھا' دعوت و تبلیغ کا انداز ماحول اور گردو پیش کے حالات' مخاطبین کے طبائع اور دین کے مصالح کے مطابق متعین ہوتا ہے۔

چونکہ دعوت کو صورتحال کا سامنا کرنا ہوتا ہے' اور صورت حال ہمیشہ بدلتی رہتی ہے' اس لئے دعوت کے کام میں حاضر کلامی اور حاضر دماغی دونوں کی ضرورت ہے' مزید یہ کہ دعوت پیش کرنے والوں کو انسانی نفسیات سے گہری واقفیت اور اس کی دکھتی رگوں اور سوسائٹی کے کمزور پہلوؤں پر انگلی رکھ کر بتانا ہوتا ہے' اس لئے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ مبلغ کو یہ بات کرنی چاہئے' یہ نہیں کرنی چاہئے' اور یہ کام کرنا چاہئے اور یہ نہیں کرنا چاہئے' اس کو ایسا اسلوب اختیار کرنا چاہئے اور لوگوں کے سامنے دعوت کو اس طرح پیش کرنا چاہئے' اس کی یہ حدود و ضوابط ہیں' خواہ وہ قوانین کے مرکزی خطوط ہوں' کیونکہ ہر بدلتے ہوئے معاشرہ اور تبدیل شدہ صورت حال سے اس کو نمٹنا ہوتا ہے۔

اگر قوانین و ضوابط میں اس کو جکڑ دیا جائے تو وہی حال ہوگا جو ایک صاحب کو اپنے ملازم کے ساتھ پیش آیا تھا' جو ایک لطیفہ میں بیان کیا جاتا ہے کہ کسی صاحب نے ایک ملازم رکھا' ملازم ضرورت سے زیادہ "قانونی" واقع ہوا تھا' اس نے مطالبہ کیا کہ مجھے میرے فرائض بتا اور نوٹ کرادیے جائیں' چنانچہ ایک فہرست تیار ہوئی کہ فلاں وقت بازار سے سودا لانا ہے' فلاں وقت گھر صاف کرنا ہے' فلاں وقت یہ کام کرنا ہوگا اور فلاں وقت وہ کام کرنا ہوگا' ملازم نے ان خدمات پر اپنے آپ کو مامور سمجھا جن کی تفصیل اس کی فہرست میں درج تھی' خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ ایک بار وہ صاحب جنہوں نے ملازم رکھا تھا' گھوڑے پر سوار تھے' وہ اترنا چاہتے تھے' پاؤں رکاب میں پھنس گیا اور ان کی جان پر بن گئی' اب گھوڑا بھاگ رہا ہے اور یہ گھسٹتے ہوئے جارہے ہیں' اسی حال میں ملازم پر نظر پڑی' چیخ کر اسے آواز دی کہ جلد آ اور میری جان بچا' ملازم نے کہا' ذرا ٹھہریے' میں اپنی فہرست میں دیکھ لوں کہ آیا یہ خدمت بھی میرے فرائض میں شامل ہے یا نہیں؟ اس وقت جب کہ آقا کی جان جارہی ہے اور وہ موت و حیات کی کشمکش میں ہے' ملازم صاحب نے اپنے اصول و ضوابط پر عمل کیا اور آقا اسی ضابطہ پرستی کی نذر ہوگئے اور ملازم ان کے کچھ کام نہ آیا' عربوں کو اللہ تعالیٰ نے تجربات سے فائدہ اٹھانے کی بڑی صلاحیت بخشی ہے اور ان کے اندر فطری سلامت روی پائی جاتی ہے' ان کی شاعری کا یہ خوب شعر ہے:

اذا کنت فی حاجۃ مرسلا

فارسل حکیما ولا توصہ

یعنی اگر تمہیں کسی کام سے کوئی آدمی کہیں بھیجنا پڑے تو اس کے لئے ایک عقیل وفہیم آدمی کا انتخاب کرلو اور اس کو تفصیلی ہدایتیں نہ دو' کیونکہ وہ خود اپنی سمجھ سے موقع محل کی مناسبت دیکھ کر وہ کام کرے گا جو تمہارے حقیقی منشاء کے مطابق ہوگا۔

دعوت کی زمانی اور مکانی حدود:

دعوت دین بہت نازک کام ہے' اور اس کی وسعت کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے' اس کی کچھ حدود مکانی ہیں اور کچھ حدود زمانی اور دونوں انتہائی وسیع اور پھیلی ہوئی ہیں' زمانہ کے لحاظ سے دیکھئے تو اس کا زمانہ اس وقت سے شروع ہوتا ہے جب کہ کسی پیغمبر نے دعوت کا آغاز کیا یا غیر پیغمبر نے اس دعوت کی ابتداء کی اور اس کی انتہا کوئی بھی نہیں ہے' اسی طرح اس کا مقام (مکانی حدود) بھی متعین نہیں کیا جاسکتا' ہوسکتا ہے کہ داعی مشرق میں ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ مغرب میں ہو یا مشرق سے مغرب یا مغرب سے مشرق میں منتقل ہو جائے' لہٰذا اگر صرف اہل مشرق کو سمجھانے کا طریقہ اس کو معلوم ہے تو مغرب میں وہ افہام وتفہیم کا کام انجام نہیں دے سکتا اور اگر وہ صرف اہل مغرب کی طبائع اور نفسیات سے واقف ہے تو مشرق میں اس کی دعوت برمحل اور بارآور نہیں ہوگی۔

آیت دعوت کا اختصار واعجاز' اس کی وسعت اور گیرائی:

قرآن کریم کا یہ اعجاز ہے کہ اس نے دعوت کے طریق کار کی حدود مقرر نہیں کیں اور یہ کام داعی کی قوت تمیز اور عقل سلیم پر چھوڑ دیا ہے' اس بات کا فیصلہ کہ کب اور کس وقت کون سا طریق کار اختیار کیا جائے؟ اس کی طرف خود داعی کا ذوق اور عقیدہ رہنمائی کرے گا اور اس کی دینی فکر جو اس کے احساسات واعصاب پر حکمراں ہے' وہ خود طریق کار کا انتخاب کرلے گی' قرآن کریم نے صرف ایک وسیع حصار قائم کردیا ہے' جس کے اندر دعوت دین کی پوری روح (اسپرٹ) سما گئی ہے' وہ آیت یہ ہے:

"اے پیغمبر! لوگوں کو دانش اور نیک
نصیحت سے اپنے پروردگار کے راستے کی
طرف بلاؤ اور بہت ہی اچھے طریق سے ان
سے مناظرہ کرو' جو اس کے راستے سے
بھٹک گیا' تمہارا پروردگار اس سے خوب
واقف ہے اور جو راستے پر چلنے والے ہیں
انہیں بھی خوب جانتا ہے۔" (النحل:۱۲۵)

اس آیت کریمہ کی رو سے دونوں باتیں پوری طرح عیاں ہیں' ایک داعی الی اللہ کو کتنی آزادی ہے؟ اور کس درجہ پابندی ہے؟ کہاں تک وہ جاسکتا ہے؟ اور کس حد سے آگے قدم بڑھانا ممنوع ہے؟ جہاں تک دعوت کی وسعت اور داعی کی آزادی کا تعلق ہے وہ اس تعبیر سے واضح ہے کہ "ادع الی سبیل ربک" (بلاؤ اپنے رب کی راہ کی طرف) اس آیت میں یہ نہیں فرمایا گیا کہ ایمان کی طرف دعوت دو' یا سچے اور سچے عقیدہ کی طرف بلاؤ' یا نماز قائم کرنے کی دعوت دو' یا اخلاق حسنہ اختیار کرنے کی ترغیب دو' انسانیت کے احترام کی تلقین کرو' یہ سب نہیں کہا گیا مگر یہ تمام باتیں "سبیل ربک" میں سمٹ آئی ہیں' اس لفظ نے فکر وعمل کے آفاق کھول دیئے ہیں' یہ آفاق بھی محدود نہیں ہیں' اس میں دوسرے ادیان سماوی' بشری ضروریات' انسانیت زندگی میں پیش آنے والی حاجتیں سب داخل ہیں "ادع" (بلاؤ) کا لفظ بھی کس درجہ وسیع معانی پر حاوی ہے' اس میں نہ اس کی قید ہے کہ وعظ وتقریر کے ذریعہ بلاؤ نہ یہ کہ تحریر کے ذریعہ دعوت دو' نہ یہ کہ وعظ وتلقین ہی کا ذریعہ اختیار کرو' یہ لفظ "ادع" تمام معانی اپنے جلو میں رکھتا ہے اور حسب موقع داعی دعوت کا فرض کبھی پند ونصائح سے' کبھی وعظ وتقریر سے اور کبھی تحریر اور دوسرے ذرائع ابلاغ سے ادا کرسکتا ہے اور بلانے کا ہر وہ وسیلہ اختیار کرسکتا ہے' جو مشروع' موثر اور نافع ہو' پھر فرمایا: "سبیل ربک" اپنے رب کے راستے (کی طرف) اس کے علاوہ کوئی تعبیر ممکن نہیں جس میں اتنی جامعیت اور وسعت' گہرائی اور گیرائی بیک وقت موجود ہو۔

"حکمت" کا لفظ بہت ہی بلیغ اور بڑی وسعتوں کا حامل ہے' دوسری زبان میں اس کا ترجمہ آسان نہیں ہے' اسی طرح "موعظت" بھی وسیع معانی پر حاوی لفظ ہے' حسنہ کا لفظ بھی لامحدود معانی پر مشتمل ہے' قرآن نے اس آیت میں آزادی بھی دی ہے اور حد بندی بھی کی ہے' ایجاز واختصار بھی ہے اور بیان وشرح بھی۔

"اے پیغمبر! اپنے پروردگار کے
راستے کی طرف دانش اور نیک نصیحت سے
بلاؤ۔" (النحل:۱۲۵)

یہ آیت کریمہ بعثت محمدیؐ سے پیشتر کے سب سے بڑے داعی الی اللہ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تذکرہ میں نازل ہوئی ہے' یہ پورا تذکرہ اس طرح ہے:

"بے شک ابراہیم (لوگوں کے)
امام اور خدا کے فرمانبردار تھے جو ایک طرف
کے ہو رہے تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے'

اس کی نعمتوں کے شکر گزار تھے اور خدا نے ان کو برگزیدہ کیا تھا اور (اپنی) سیدھی راہ پر چلایا تھا اور ہم نے ان کو دنیا میں بھی خوبی دی تھی اور وہ آخرت میں بھی نیک لوگوں میں ہوں گے پھر ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی کہ دین ابراہیم کی پیروی اختیار کرو جو ایک طرف کے ہو رہے تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔" (النحل: ۱۲۰ تا ۱۲۳)

اس کے بعد ارشاد ہوا:

"ادع الی سبیل ربک ...... الخ"

لہٰذا یہ آیت کریمہ حضرت ابراہیمؑ کی دعوت توحید سے مربوط ہے' حضرت ابراہیمؑ کی ذات سے دعوت حق کا کیا تعلق ہے؟ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے اور حضرت ابراہیمؑ کے تذکرہ کے ضمن میں اس آیت کا آنا اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت ابراہیمؑ اپنی دعوت میں اسی طریق کار کا ایک اعلیٰ نمونہ تھے اور یہ کہ آپ کی دعوت "حکمت و موعظت حسنہ" کے اصول پر کاربند تھی۔

دعوت کا ایک اہم عنصر واقعات اور مثالیں:

قرآن کریم نے دعوت کے لئے واقعات بیان کرنے اور مثالیں دینے کا اسلوب اختیار کیا ہے' دوسرے وسائل دعوت کی بہ نسبت یہ طریقہ زیادہ زود اثر اور دلنشین ہے اور مقصد کے حصول میں یہ طریقہ زیادہ مفید اور کارآمد ثابت ہوا ہے' ایک طرف قرآن کریم نے اگر تفصیلی ضابطے اور قانونی باریکیاں بتانے کو ضروری نہیں سمجھا ہے تو دوسری طرف اس خلا کو (اگر اسے خلا سمجھا جائے جو درحقیقت خلا نہیں ہے) انبیاء کرام علیہم السلام کی سیرت' ان کے مواعظ اور دعوت پر مکالموں کے نمونوں سے پر کیا ہے' یہ نمونے دلوں پر اثر اندازی کی بے انتہا قوت رکھتے ہیں' ذہن و قلب پر ان کا سحر کی مانند اثر ہوتا ہے' کیونکہ عملی نمونوں کا جو اثر ہوتا ہے وہ کسی دوسرے وسائل دعوت کا نہیں ہو سکتا' منطق' نفسیات' علم کلام کے انداز کے جدلی اصول' دعوت دین کے لئے کارآمد عناصر ثابت نہیں ہوئے ہیں' تمام آسمانی صحیفوں نے شروع سے آخر تک عملی نمونوں پر اعتماد کیا ہے' یہ نمونے اور مثالیں ادبی شہ پارے ہیں جو دلوں کو موہ لیتے ہیں۔

ان میں سے اکثر واقعات چار برگزیدہ پیغمبروں سے ماخوذ ہیں' وہ انبیاء کرام حضرت ابراہیمؑ دوسرے حضرت یوسفؑ تیسرے حضرت موسیٰؑ اور آخر میں خاتم الانبیاء والرسل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

ایک مومن کی دعوت کا نمونہ جو اپنا ایمان مخفی رکھے ہوئے تھا:

دعوت کے سلسلہ میں ایک اہم نکتہ اور ہے جس کو قرآن نے فراموش نہیں کیا ہے' وہ یہ کہ دعوت کا کام صرف انبیاء کرام علیہ السلام تک محدود نہیں ہے' اگر ایسا ہوتا تو لوگوں کو یہ کہنے کا موقع مل سکتا تھا کہ ہم کہاں اور اللہ کے پیغمبر کہاں؟ وہ لوگ اللہ کی نوازش خاص سے بہرہ مند تھے' ان کو اللہ تعالیٰ نے نبوت اور وحی سے نوازا تھا' روح القدس سے ان کی تائید و تقویت کا انتظام فرمایا گیا تھا' ہم عاجز بندے کس طرح ان برگزیدہ انبیاء کرام علیہم السلام کی نقل کر سکتے ہیں؟ ان کے نقش قدم پر چلنا ہمارے بس میں نہیں ہے۔

قرآن مجید نے اس سبب سے ایک مثال ایسے شخص کی دی ہے جو نبی نہیں تھا اور نہ پیغمبروں کے ممتاز اور جلیل القدر ہم نشینوں میں سے تھا' وہ ایک مومن تھا' فرعون کی قوم کا فرد تھا' قرآن کریم نے صرف اس قدر بتایا ہے:

"اور فرعون کے لوگوں میں سے ایک مومن شخص نے (جو اپنے ایمان کو مخفی رکھتا تھا) کہا۔" (المومن: ۲۸)

یعنی اس کے حالات اور ماحول نے اس کو دین کے اعلان کا موقع بھی نہیں دیا تھا' خواہ وہ ایمانی قوت کے لحاظ سے جس قدر بھی بلند رہا ہو' مگر حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ کی طرح یا حضرت ابوذرؓ کی طرح اپنے ایمان کا اظہار نہ کر سکا' لیکن وہ مومن تھے اور اپنے ایمان کو اب تک چھپائے ہوئے تھے' انہوں نے اپنے بھائی بندوں کے خلاف جنگ نہیں کی اور ایک دوست' خیر خواہ اور اپنے دوستوں اور بھائیوں کا بہی خواہ بن کر انہوں نے دعوت دین کا فرض انجام دیا' ایک صاحب ادراک و بصیرت داعی کے لئے اس واقعہ میں ایک نمونہ ہے' اگر وہ اسی صورت حال سے دوچار ہو اور دینی مصلحت کا تقاضا ہو اور اس شخص کے لئے بھی نمونہ ہے جو اگرچہ ایسی صورت حال سے دوچار نہیں ہے مگر کلام کے انداز اور حقیقت سے آگاہ کرنے کا اسلوب' ماضی کے عبرتناک واقعات اور انجام کار کے نتائج سے باخبر کرنے کا طریقہ اس واقعہ سے اخذ کر سکتا ہے۔

"و کلا وعد اللہ الحسنیٰ" (النساء: ۹۵)

"اور اللہ نے ان دونوں طبقوں کے لئے بہتر نعمتوں کے وعدے کئے ہیں۔"

☆☆..........☆☆

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے اثرات

بابوشفقت قریشی سہام

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے روئے زمین پر کہیں بھی ایمان کی روشنی نہ تھی۔ اہل دنیا جہالت و ضلالت کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوبے ہوئے تھے۔ اخلاق حسنہ اور کردار عالیہ کا جنازہ نکل چکا تھا۔ اعتقاد اور اعمال کے لحاظ سے اہل دنیا جہنم کی راہ پر گامزن تھے۔ ہر سو کفر و شرک کی تاریکی مسلط تھی۔ اگر انسانیت اسی راہ پر گامزن رہتی تو اب تک نیست و نابود ہو چکی ہوتی۔ سورۂ آل عمران آیت ۱۰۳ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"تم لوگ آگ کے گڑھے کے
کنارے کھڑے تھے۔"

اللہ تعالیٰ نے اہل دنیا پر بہت ہی بڑا احسان کیا اور ایک عظیم الشان رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بھیج کر ان کو بچا لیا۔ جو لوگ کھلی گمراہی میں بھٹک رہے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض نظر سے وہ ریگزار عرب کے حقیر ذرے آفتاب و مہتاب بن کر چمکنے لگے۔

سورۂ آل عمران آیت ۱۶۴ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"واقعی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر
احسان عظیم کیا جب کہ انہی میں سے ایک
ایسا رسول بھیجا جو لوگوں کو اللہ کی آیتیں
پڑھ کر سناتے ہیں اور ان لوگوں کی زندگی
سنوارتے ہیں اور ان کو کتاب اور دانائی کی
تعلیم دیتے ہیں اور بلاشبہ رسول کی تشریف
آوری سے قبل لوگ کھلی گمراہی میں مبتلا
تھے۔"

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام دونوں باپ بیٹے نے مل کر ایک ایسی دعا کی جو مشیت ایزدی بھی تھی اور انسانیت کے مستقبل کے لئے ابدی ہدایت اور رحمت بھی۔ الغرض جن مقاصد کے لئے دعا فرمائی گئی تھی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا تھا وہ تینوں مقاصد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں نمایاں طور پر حاصل ہوئے۔ سورۂ ابراہیم آیت ۳۴ میں اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے:

"اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا
چاہو تو نہیں کر سکتے۔"

بلاشبہ اہل دنیا پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور احسانات کا شمار کرنا ممکن نہیں ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا احسان اور انعام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہے۔ بعض احسانات کا تعلق صرف دنیوی زندگی سے ہے مگر بعثت نبوی کا تعلق ہماری زندگی کے ہر لمحے سے ہے۔ ہماری زندگی کا ہر لمحہ نبی پاک کی نعمت عظمیٰ کا ممنون احسان ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ میں بشارت مسیح علیہ السلام اور دعائے ابراہیم علیہ السلام ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے خاتم النبیین کی آمد کے بارے میں ناقابل انکار نشانیاں تورات اور انجیل میں صاف صاف بیان فرما دی تھیں۔ لیکن اہل کتاب محض تعصب کی بنیاد پر جو علامات بیان ہوئیں تھیں، ان سے لاعلم بن گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی اور رسول ماننے سے انکار کر دیا۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے ویسے تو مختلف انداز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا ذکر کیا لیکن انجیل برناباس میں تو احمد (فارقلیط) نام لے کر آپ کی آمد کی بشارت دی ہے۔ اس پیشنگوئی کا ذکر سورۂ صف آیت نمبر ۶ میں موجود ہے:

"اور خوشخبری دیتا ہوں اپنے بعد
آنے والے رسول کی جس کا نام احمد ہے۔"

دس ہزار قدسیوں کے ساتھ حضرت عیسیٰ بن مریم نے اپنے حواریوں سے فرمایا تھا:

"میری اور بہت سی باتیں ہیں کہ
میں تم سے کہوں تو تم برداشت نہیں کر سکتے"

لیکن وہ فارقلیط آئے گا تو سچائی کی راہیں بتائے گا۔"

داؤد علیہ السلام نے اپنے نغمہ الہام میں یہ نوید سنائی تھی: مبارک ہیں وہ لوگ جو تیرے گھر میں بستے ہیں، وہ سدا تیری حمد کریں گے وہ بکہ سے گزرتے ہوئے کنواں بناتے ہوئے ان کے صاحب سلطنت و حکومت بیٹے نے ارشاد فرمایا: "وہ ٹھیک محمدؐ ہیں وہ میرے محبوب یہی مری جان۔" موسیٰ بن عمران نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی خوشخبری ان الفاظ میں دی تھی: "خداسیناء نکلا سعیر سے چمکا اور فاران کی چوٹیوں سے جلوہ گر ہوا۔" ہندوؤں کی قدیم کتابوں اور مجوسیوں کے قدیم نوشتوں میں بھی "منتظر ہستی" سے متعلق اشارے پائے جاتے ہیں۔

دراصل مشیت ایزدی یہ فیصلہ کر چکی تھی کہ اس کا آخری اور کامل قانون اسی مبعوث ہونے والی مقدس ہستی کے ہاتھوں نوع انسانی تک پہنچے گا۔ اس لئے یہ منطقی طور پر لازم تھا کہ اس کا ذکر پہلے نوشتوں میں بھی ہوتا تاکہ جب اس کے ظہور کا وقت آ پہنچے تو تمام امتیں میثاق الٰہی کے مطابق اس پر ایمان لائیں اور اس کی پیش کردہ سچائی اور قانون ہدایت قرآن کریم کو اپنے لئے دستور عمل بنائیں۔

ماہ ربیع الاول ۵۷۱ء کو وہ مبارک ساعت آ پہنچی جب ظلم و جہالت کی تاریک شب کا جگر چیر کر ہدایت و فلاح کی درخشاں اور روشن صبح لانے کے لئے انسانیت کے آخری قافلہ کے سالار محمدؐ اور احمدؐ کے مقدس ناموں سے حضرت آمنہ کی گود میں ہویدا ہوئے۔ آخری نبی کی بعثت ان کی اپنی قوم میں کی گئی تاکہ وہ قوم ایک اجنبی انسان کا عذر پیش کر کے ایمان لانے سے انکار نہ کر سکے بلکہ وہ اپنے ہی ایک فرد کے تمام حالات و کردار سے براہ راست واقف ہونے کی بنا پر اس کی حقانیت و صداقت کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو جائے، چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی یہی سب سے واضح اور وجدانی دلیل پیش کرتے ہوئے بزبان حال گویا یوں فرمایا: "تمام چھوڑ دو صرف ایک نقطہ پر غور کرو کہ میں کوئی نیا آدمی نہیں ہوں، جس کے حالات و عادات سے تم ناواقف ہو، میں تم ہی سے ہوں اور اعلان نبوت سے قبل ایک پوری عمر تم میں بسر کر چکا ہوں یعنی چالیس برس کی عمر جو انسانی پختگی کی کامل مدت ہے۔ اس تمام طویل عرصہ میں میری زندگی تمہاری آنکھوں کے سامنے رہی، بتلاؤ! اس پوری مدت میں کبھی کوئی ایک بات بھی تم نے سچائی اور امانت کے خلاف مجھ میں دیکھی؟ پھر اگر اس تمام عرصہ میں مجھ سے نہ ہو سکا کہ کسی انسانی معاملہ میں جھوٹے بولوں تو کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ اب اللہ پر بہتان باندھنے کے لئے تیار ہو جاؤں، اور جھوٹ موٹ کہنے لگوں کہ مجھ پر اللہ کا کلام نازل ہوتا ہے؟

زمانہ شاہد ہے کہ جنہوں نے عالی مرتبت کو جھٹلایا وہ سب صفحہ ہستی سے مٹ گئے اور جو صادق تھے ان کا کلمہ آج تک جاری ہے اور تاقیامت جاری رہے گا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں غیر متمدن اور جہالت کی تاریکیوں میں ڈوبی ہوئی سوسائٹی میں ایک شمع تھی، جو روشن کر دی گئی۔ ایک چراغ تھا جو جلا دیا گیا، ایک ہیرا تھا جو پتھروں کے ڈھیر میں الگ وممتاز نظر آنے لگا۔

عمر مبارک کے چالیس برس مکمل ہوئے تو غار حرا کی تنہائیوں میں جب آپ مصروف عبادت تھے تو جبریل امین علیہ السلام کی صدا گونجی:

"پڑھئے! اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔"

سرکار دو جہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا سے قرآن لے کر خود مجسم قرآن بن کر خلق عظیم کا تاج پہن کر حق و صداقت کی تیغ جاندار لے کر صبر و استقامت کی ڈھال تھام کر اور یاد الٰہی کی زرہ بکتر زیب تن کر کے پوری نسل انسانی کو راہ نجات دکھانے کا عزم بلند لے کر سوئے مکہ روانہ ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نسل آدم کو کائنات کی سب سے بڑی صداقت 'اللہ' کے اقرار اور اس کی ہستی کے اثبات کی طرف بلایا، یہی وہ عالمگیر سچائی ہے، یہی آپ کی دعوت کا نقطہ آغاز تھا، آپ نے دین کی بنیاد استوار کرنے کے لئے سب سے پہلے عقائد کی تعلیم دی، دعوت الٰہی کی بنیاد توحید پر رکھی، جب یہ کلمہ حق بلند ہوا تو مخالفتوں کے طوفان اٹھے، لیکن داعی حق پامردی اور استقلال سے ثابت قدم رہے۔ ارشاد ہوا: خدا کی قسم! اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند بھی رکھ دیں اور چاہیں کہ میں تبلیغ دین کے کام کو ترک کر دوں تو مجھے یہ منظور نہیں، یا اللہ میرے مشن کو کامیاب کرے گا یا میں اس راستے میں جان دے دوں گا" آپؐ انسان کے ضمیر کو اندر سے بدلنا چاہتے تھے، آپؐ انسانیت کی پیاس، سسکتی دم توڑتی حیران و آشفتہ روح کو سیراب کرنا چاہتے تھے۔

کتاب اللہ کی تعلیم کا شوق دلاتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص کتاب اللہ کا علم حاصل کرے اور پھر اس کی تعلیمات کی پیروی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو دنیا میں گمراہی سے بچا کر راہ ہدایت دکھائے گا اور قیامت کے دن بُرے حساب

سے بچائے گا۔"

جہاں لوگوں کا اجتماع ہوتا آپ تبلیغ دین کی خاطر تشریف لے جاتے' آپ کا چچا ابولہب پیچھے جاتا اور لوگوں سے کہتا کہ میرے بھتیجے کی بات نہ سننا' آپ کے راستے میں کانٹے بچھائے گئے' پتھر مارے گئے' دروازے پر گندگی پھینکی گئی' گردن مبارک میں چادر ڈال کر اذیت دی گئی' اوپر اوجڑی ڈالی گئی' طائف میں پتھروں سے مار مار کر لہولہان کر دیا گیا تو بددعا کے بجائے ان کی اصلاح کے لئے دعا فرمائی اور فرمایا کہ میں دنیا میں رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں' بددعا نہیں کرتا' ان تمام تر مخالفتوں اور اذیتوں کے باوجود ذرا بھی مرعوب نہ ہوئے اور آیات الٰہیہ لوگوں تک پہنچانے میں مصروف رہے۔ پیغام حق کو انسانوں تک پہنچانے کے ساتھ محسن انسانیتؐ نے صاحبان ایمان اور انسان کو اللہ کی کتاب کی تعلیم بھی دی اور تعلیم حکمت بھی دی۔ آپؐ نے انسانی شعور کو جلا بخشی۔ حکمت کی ہر بات کو مومن کی متاع گم گشتہ قرار دیا۔ انسانوں کو حیات نو عطا کی۔ انسان کے قلب کو بدلا' اللہ سے غافل بندوں کو معرفت رب عطا فرمائی' نبی رحمتؐ کا علم' ان کی محبت' ان کی بردباری اور ان کی چاہت نے ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑا۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ۲۳ سال کی قلیل مدت میں ایک انتہائی پسماندہ معاشرہ کا مکمل تزکیہ فرمایا' فکر و نظر' عبادت و ریاضت' معاشرت و معیشت' سیاست و حکومت غرضیکہ ہر شعبہ زندگی میں اس کو برائیوں سے پاک کر دیا اور ایسے اچھے اوصاف کی آبیاری فرمائی جو انسان کی شخصی' انفرادی یا اجتماعی زندگی کو ترقی کی راہ پر ڈالنے کے لئے ضروری ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ذاتی طرز عمل سے بھی اہل خانہ میں محبت الٰہی اور خشیت الٰہی کی صفات پیدا کرنے کی کوشش فرماتے تھے۔ نماز' زکوٰۃ اور روزہ کی تاکید فرماتے اور حج اور جہاد میں ازواج مطہرات کو ساتھ رکھتے تھے' نماز تہجد کا شوق دلانے کے لئے ایک مرتبہ فرمایا کہ گھر والیوں کو جگا دو تاکہ وہ بھی نماز پڑھ لیں۔ اللہ کی راہ میں صدقات کا شوق دلاتے ہوئے فرمایا: اے عائشہؓ مسکین کو کبھی خالی ہاتھ واپس نہ کرو اور کچھ نہیں تو کھجور کا ایک ٹکڑا ہی سہی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت فرما کر مدینہ منورہ آ گئے تو ابتدا میں یہاں بھی کئی سال تک تنگی کا وقت گزرا' لیکن اس کے بعد حالات تبدیل ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم عرب کے بڑے حصے کے فرمانروا بن گئے۔ غنیمت' خمس اور جزیہ وغیرہ مدات میں دولت کے ڈھیر آنے لگے لیکن اس کے باوجود آپؐ کے طرز زندگی میں کوئی فرق نہیں آیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد تھا کہ جو کوئی مر گیا اور کچھ ترکہ چھوڑ گیا تو وہ اس کے ورثا کو مبارک ہو اور اگر قرض چھوڑ گیا تو وہ میرے ذمہ ہے' اسے میں ادا کروں گا۔ انگلستان کے فلاسفر برنارڈ شا نے ۱۹۳۴ء میں بمبئی میں کہا تھا کہ میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا مطالعہ کیا ہے' وہ بڑے بلند پایہ انسان تھے' میری رائے میں انہیں انسانیت کا نجات دہندہ کہنا چاہیے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نظریہ حیات ایک صالح تمدنی ارتقاء کا دامن ہے' جو اپنے اندر ساری کائنات کو سمو لینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد عقائد کی اصلاح بھی تھا۔ عقائد میں سے بدترین عقیدہ شرک فی اللہ تھا' جو سب برائیوں کا سرچشمہ تھا' آپؐ نے اس کی تردید فرمائی اور توحید خالص کا درس دیا۔ آپ کی نجی زندگی جس قدر بلند و برتر نمونہ کامل کی حامل تھی' آپ کی عائلی زندگی بھی اسی قدر عظمت و رفعت کی آئینہ دار تھی' معاشرتی زندگی میں حضورؐ کا طرز عمل نفع بخش' فیض رساں' ایثار و انفاق کا اس قدر نمونہ تھا کہ آپؐ نے معاشرے سے فقر و فاقہ کا مثالی حل ختم کرنے کے لئے اپنی ساری دولت خرچ کر دی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ جوانوں کو خطاب کر کے فرمایا:

"اے جوانوں کے گروہ! تم میں نکاح کی جس کو طاقت ہو وہ نکاح کرے کہ اس سے نگاہیں نیچی اور شرمگاہیں محفوظ رہیں گی' اور جس کو اس کی استطاعت نہ ہو وہ روزے رکھے کہ اس سے شہوت کا زور ٹوٹتا ہے۔"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادت کو ایک فریضہ سمجھا اور اپنے بدترین دشمنوں کی بھی عیادت کی۔ آپؐ نے حکام اور عمال کو ان امور کی ہدایت فرمائی: تشدد کرنے' نذرانے وصول کرنے' اور خویش پروری کی ممانعت فرمائی' مزدوروں سے حسن سلوک کرنے' محنت کی فضیلت' راست گفتاری کی تلقین' عزت و حیا کی پاسداری' صفائی و پاکیزگی کا خیال' سادگی' جود و عطا' خدمت خلق' رواداری اور خوش اخلاقی کی تلقین فرمائی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکدامنی' حیا' دیانت اور صداقت کا چرچا خوشبو کی طرح ہر سو پھیل گیا۔ "الصادق" اور "الامین" کے القابات سے نوازے گئے۔

تمام برائیوں کی جڑ دو امور ہیں یعنی دوسرے انسان کے لئے دل میں کھوٹ' کینہ یا بغض ہو' اس

کیفیت کی وجہ سے انسان کے اعمال میں طرح طرح کی برائیاں پیدا ہوجاتی ہیں مثلاً جھوٹ' غیبت' ایذا رسانی' طعنہ زنی' الزام تراشی' بہتان' بدکلامی اور تشدد وغیرہ' برائی کی اس جڑ کو ختم کرنے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو ہدایت فرمائی:

''اگر تم اس طرح صبح و شام کرسکو کہ تمہارے دل میں کسی کی طرف سے کسی طرح کا کھوٹ یا کینہ نہ ہو تو ایسا ضرور کرو' کیونکہ یہ میری سنت میں سے ہے' جو میری سنت سے محبت کرے گا وہ مجھ سے محبت کرے گا اور وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔''

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے برائیوں کی ان جڑوں کو ختم کرکے مکمل طور پر تزکیہ کردیا اور بلاشک وشبہ اپنے آپ کو دعائے ابراہیمی کا مصداق ثابت کردیا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیاوی قوموں میں صرف ایک قوم کا اضافہ ہی نہیں فرمایا بلکہ کرۂ ارض پر ایک ایسی منفرد امت کے وجود کا اضافہ فرمایا' جس نے مظلوم انسانیت کے لئے ضمیر کی آزادی' انسانی تکریم' بنیادی حقوق' حقیقی امن وسکون' عدل وانصاف' مساوات اور علم وترقی کی بیش بہا دولت فراہم کی جس کے نتیجے میں بنی آدم شرف انسانیت سے سرفراز ہوئی۔ اللہ اور اس کے رسول محترمؐ پر ایمان ہی وہ قوت ہے جو نیک اعمال کو تحریک دیتی ہے' جو انسانی سیرت کو ایک پاکیزہ سانچے میں ڈھال کر اسے یقین' تقویٰ' پاکبازی' ذوق عبادت' ولولہ شہادت اور استغناء کی اعلیٰ صفات سے متصف کرتی ہے۔

عصر حاضر کے گم کردہ راہ انسان کو جسے اب چار سو تاریکیوں اور مایوسیوں کے سوا کچھ نظر نہیں آتا' روشنی کے لئے اس مہر جہاں تاب کی طرف رجوع کرنا ہوگا' جس نے گزرے ہوئے کل بھی انسانیت کی شب تاریک کو سحر عطا کی تھی اور آج کی ظلمتوں کو بھی دور کرسکتا ہے اور آنے والے کل کی روشنی اور درخشاں صبح کا ضامن بھی ہے' انسانیت کے تپتے اور جھلتے جسم کو کوثر و تسنیم کے چھینٹوں ہی سے قرار ملے گا۔ آج کی بے قرار دنیا کے لئے روشنی کا پیغام صرف آپؐ کے لائے ہوئے اصولوں میں مضمر ہے۔ بدقسمتی سے علم و حکمت کے اپنے خزانوں سے منہ موڑ کر ہم اغیار کے کھوٹے سکوں کی چمک دمک میں اپنی بصارت تک کھو بیٹھے ہیں۔ یہی وقت ہے کہ ہم اپنے اصل کی طرف لوٹ آئیں۔ اسلامی اقدار کو قرآن وسنت کی روشنی میں سمجھیں اور اسوۂ حسنہ کے روشن آئینے میں

باقی صفحہ ۱۶ پر

جامعہ مفتاح العلوم سرگودھا رجسٹرڈ

میں اکابر علماء کرام ومشائخ عظام کی مشاورت اور دعاؤں سے شوال المکرم ۱۴۲۴ھ سے

دورہ حدیث

کا اجرا کیا جارہا ہے انشاء اللہ

جامعہ کا اجمالی خاکہ: ☆۱۹۵۶ء میں جامعہ مفتاح العلوم سرگودھا کی بنیاد استاذ العلماء حضرت مولانا عبداللطیف صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے رکھی۔ ☆۱۹۸۲ء میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے مدرسہ کو حکومت پنجاب سے باقاعدہ رجسٹرڈ کرایا۔ ☆۱۹۹۷ء میں جامعہ کی نشاۃ ثانیہ ہوئی۔ ۱۹۹۷ء سے اب تک ۱۱۴۳ طلبہ درجہ کتب میں اور ۱۰۴۳ طلبہ درجہ حفظ میں داخل ہوئے اور باقاعدہ تعلیم حاصل کی۔ ☆۱۹۹۷ء سے اب تک ۶۲ طلبہ درجہ موقوف علیہ اور ۱۱۵ طلبہ شعبہ حفظ سے فارغ ہوچکے ہیں۔ ☆گزشتہ چار سال سے جامعہ میں درجہ موقوف علیہ تک درجات تعلیم تھے۔ اکابر علماء ومشائخ کی دعاؤں' مشاورت اور حکم سے آئندہ تعلیمی سال شوال المکرم ۱۴۲۴ھ سے بتوفیق اللہ تعالیٰ دورہ دورہ حدیث شریف کا اجراء کیا جارہا ہے متعلقین واحباب سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے' دورہ حدیث شریف کے طلبہ داخلہ کے دنوں میں ہی رابطہ فرمائیں۔

خصوصیات: ☆باصلاحیت' محنتی' نیک اور صالح اساتذہ کرام ☆تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت پر بھی خصوصی توجہ ☆خالص تعلیمی ماحول ☆اوقات اسباق وتکرار ومطالعہ کی مکمل نگرانی ☆مستحق طلبہ کی مکمل کفالت ☆دورہ حدیث ودرجہ موقوف علیہ کے لئے عمومی ودیگر درجات کے مستحق طلبہ کے لئے وظائف کا اجراء ☆حاضری کے پابند اور نمایاں تعلیمی کارکردگی کے حامل طلبہ کے لئے انعامی وظائف کا اجراء ☆عوام الناس کو روزمرہ پیش آنے والے مسائل کے لئے دارالافتاء منظم انداز سے کام کررہا ہے' جس سے اب تک سینکڑوں فتاویٰ جاری ہوچکے ہیں ☆وفاق المدارس میں جامعہ کے نتائج حوصلہ افزا رہے ہیں۔

اعلان داخلہ: درجہ کتب (درس نظامی) از ابتدائیہ تا دورہ حدیث شریف کے قدیم وجدید طلبہ کا داخلہ سورہ ۱۸ شوال المکرم ۱۴۲۴ھ مطابق ۱۳ دسمبر ۲۰۰۳ء بروز بدھ شروع ہوگا انشاء اللہ۔ ہفتہ بھر داخلہ جاری رہ کر مورخہ ۱۵ شوال المکرم ۱۴۲۴ھ مطابق ۱۰ دسمبر ۲۰۰۳ء بروز بدھ باقاعدہ پڑھائی شروع ہوجائے گی انشاء اللہ۔ داخلہ کے خواہش مند طلبہ داخلہ کے دنوں میں ہی رابطہ فرمائیں!

جامعہ مفتاح العلوم (رجسٹرڈ) چوک سیٹلائٹ ٹاؤن' سرگودھا

فون: 213297
220758

مرسلہ: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

حضرت امام احمد بن حنبلؒ

نام ونسب:

احمد بن محمد نام' ابو عبداللہ کنیت' دادا کی طرف منسوب ہو کر ابن حنبل کہلاتے ہیں' اور اسی نسبت کے لحاظ سے آپ کے مقلدین کو حنبلی یا حنابلہ کہا جاتا ہے۔ آپ کی ولادت باسعادت ۱۶۴ھ میں ہوئی' مقام ولادت بغداد ہے۔

حصول تعلیم:

ابتدائی تعلیم بغداد ہی میں حضرت یزید بن ہارون اور یحییٰ بن سعید رحمہما اللہ سے حاصل کی' پھر شوق علم میں کوفہ' بصرہ' یمن اور مکہ معظمہ و مدینہ منورہ زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً کے سفر کئے اور حضرت امام ابو یوسف' امام شافعی' امام وکیع' یحییٰ بن زائدہ رحمہم اللہ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کر کے استفادہ کیا۔ تعلیم سے فارغ ہو کر آپ نے مسند تدریس سنبھالی' ہزاروں علماً نے آپ سے شرف تلمذ حاصل کیا۔

ائمہ حدیث حضرت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد رحمہم اللہ آپ کے خصوصی شاگرد ہیں' اور اس طرح حدیث کے یہ تینوں سب سے بڑے امام' حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں کے شاگرد ہوئے' کیونکہ ان کا علمی نسب نامہ یوں ہوگا: "امام محمد بن اسماعیل بخاری عن الامام احمد بن حنبل عن الامام ابی یوسف عن الامام ابی حنیفہ رحمہم اللہ اجمعین" اسی طرح دوسرے ائمہ حدیث۔

آپ کا اپنا فرمان ہے کہ سب سے پہلے مجھے حدیث کا علم امام ابو یوسف سے حاصل ہوا۔ ۱۹۵ھ میں جب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بغداد آئے تو امام احمد بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے حدیث پڑھی۔ آپ نے اتنے ذوق و شوق سے اور اتنی محنت سے حدیث پڑھی کہ دس لاکھ صحیح احادیث آپ کو ازبر تھیں اور علما نے علم حدیث میں آپ کو حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی برتر تسلیم کیا ہے۔

محمد یحییٰ ہمدانی

فضائل:

ورع و تقویٰ میں آپ کا مقام بہت بلند تھا' عبادت و ریاضت میں بڑا شغف تھا۔ آپ مستجاب الدعوات بھی تھے' ایک دفعہ ایک شخص کی ماں بیمار ہوگئی' وہ حاضر خدمت ہوا اور دعا کے لئے درخواست کی۔ آپ نے دعا فرمائی۔ وہ شخص واپس گھر پہنچا تو دیکھا کہ اس کی ماں بالکل تندرست تھی۔ اس واقعہ سے آپ کی قبولیت دعا کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

کہتے ہیں کہ آپ ایک دفعہ ایک نہر کے کنارے وضو فرما رہے تھے۔ ایک دوسرا آدمی آپ سے اوپر والی طرف بیٹھ کر وضو کر رہا تھا' آپ کو دیکھ کر ادب واحترام کی وجہ سے نچلی جانب آ کر وضو کرنے لگا۔ واقعہ گزر گیا' کچھ عرصہ بعد جب اس شخص کا انتقال ہوا تو اس شخص کو خواب میں کسی نے دیکھا تو پوچھا کہ تمہارے ساتھ کیا سلوک ہوا؟ جواب دیا کہ میں نے ایک مرتبہ وضو کرتے ہوئے امام احمد کا ادب ملحوظ رکھا تھا' اسی کی وجہ سے بخش دیا گیا۔

ورع وتقویٰ:

تقویٰ و پرہیزگاری کا یہ عالم تھا کہ بغداد میں رہتے تھے' لیکن بغداد کی زمین میں اگنے والی اشیاء نہیں کھاتے تھے' بلکہ اپنے استعمال کی اشیاء اور حسب ضرورت غلہ موصل سے منگوایا کرتے تھے' اس کی وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا کہ جس زمین پر یہ شہر بغداد آباد ہے' اس کو امیر المومنین حضرت رضی اللہ عنہ نے غازیوں کے لئے وقف فرمایا تھا' میں اس وقف شدہ زمین کا غلہ کس طرح کھا سکتا ہوں؟

آپ کے صاحبزادے حضرت صالح کو حکومت نے اصفہان کا قاضی مقرر کر دیا۔ حضرت صالح ایک سال وہاں کے قاضی رہے لیکن وہاں کی گندم وغیرہ استعمال نہیں کی۔ صرف اس احتیاط کی وجہ سے کہ جس سرزمین کا نمک اور جس شہر کی روٹی کھائیں مبادا اس شہر کے باشندوں سے انصاف نہ کر سکیں۔ انہی حضرت صالح کا واقعہ ہے کہ جب تک اصفہان کے قاضی

رہے' رات کو ہمیشہ گھر کا دروازہ کھلا چھوڑ کر سوتے کہ رات کو اگر کسی محتاج کو ضرورت پیش آئے تو ان تک پہنچنے میں کوئی مانع نہ ہو۔ یہ تھی ایک متقی و صالح باپ کی تربیت اور یہ تھا ایک عالم و فاضل باپ کا فیضانِ علم۔

حضرت امام رحمہ اللہ کے زہد و تقویٰ کے سلسلہ میں یہ واقعہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ جب آپ کے صاحبزادے حضرت صالح اصفہان کے عہدۂ قضا سے فارغ ہو کر گھر آ گئے تو ایک روز امام صاحب کے گھر میں آٹا ختم ہو گیا' کنیز نے حضرت صالح کے گھر سے آٹا لے کر کھانا تیار کر کے پیش خدمت کیا' لیکن آپ نے کھانے سے انکار فرما دیا۔ حضرت امام سے کسی نے سوال کیا کہ حضرت امسئلہ تو حدیث: "انت وما لک لابیک" کے مطابق یہ ہے کہ صالح کا جو مال ہے وہ آپ ہی کا ہے' پھر آپ ان کے گھر کا آٹا کیوں نہیں استعمال فرماتے؟ ارشاد فرمایا: مسئلہ درست اور حدیث بجا ہے' لیکن صالح ایک سال تک اصفہان کے قاضی رہے ہیں۔ کنیز نے آپ کے انکار پر وہ کھانا دریائے دجلہ میں بہا دیا۔ کچھ دنوں بعد نہ جانے کس خیال سے آپ نے کنیز سے اس کھانے کے بارے میں دریافت فرمایا۔ اس نے عرض کیا کہ وہ میں نے دریا میں پھینک دیا تھا۔ یہ سن کر آپ خاموش ہو رہے اور اس دن کے بعد یہ احتیاط فرمانے لگے کہ دجلہ کی مچھلی نہ کھائیں۔ سبحان اللہ!

یہ ہے ان لوگوں کے اوصافِ عالیہ کی ایک ہلکی سی جھلک جو انہی اوصاف و خصائل کے باعث قیامت تک کے لئے اس عظیم قومِ مسلم کے امام بن گئے۔ کاش! کہ آج بھی مسلمان بالخصوص مسلمان علمائے کرام اپنے دلوں میں ایسا ہی تقویٰ' خودداری' بے غرضی اور ایسا ہی ایمان پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

حضرت امام موصوف کو اس حد تک قربِ خداوندی حاصل تھا کہ فرمایا: میں نے اللہ جل شانہ کو خواب میں ایک سو مرتبہ دیکھا اور ہر مرتبہ میں نے ذاتِ باری تعالیٰ سے ایک ہی سوال کیا کہ اے پروردگارِ عالم! وہ کیا چیز ہے' جس کے ذریعہ آپ کا قرب حاصل ہو سکے؟ تو ہر مرتبہ ایک ہی جواب ارشاد ہوا کہ قرآن کریم۔

آپ کا ایک عظیم کارنامہ:

ایک امام فقہ' ایک صاحب مذہب مجتہد' ایک عظیم شیخ طریقت اور ایک محدث کبیر کی حیثیت سے تو حضرت موصوف کا مرتبہ و مقام اور آپ کی شخصیت بلند ہے ہی' لیکن آپ کی زندگی کے آخری دور میں ایک واقعہ پیش آیا جس نے آپ کی شخصیت کو چار چاند لگا دیئے' آپ کا اسم گرامی عظمت کے بام عروج پر پہنچ گیا اور آپ کا نام ایک جداگانہ مذہب وفقہ کے امام کی حیثیت کے علاوہ ایک اور حیثیت سے بھی تاریخ کے اوراق میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ثبت ہو گیا۔

یہ خلیفہ مامون الرشید کے عہد کا واقعہ ہے کہ بعض لوگوں نے خلقِ قرآن کا فتنہ برپا کیا' وہ کہتے تھے کہ قرآن مجید مخلوق اور حادث ہے اور اس کو غیر مخلوق اور قدیم کہنا جائز نہیں' حالانکہ علمائے اہل سنت کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن مجید خدا کا کلام ہے اور کلام خدا کی صفت ہے اور جس طرح خدا تعالیٰ قدیم اور غیر مخلوق ہے' اسی طرح اس کی صفات بھی قدیم اور غیر مخلوق ہیں۔ لہٰذا قرآن مجید بھی قدیم اور غیر مخلوق ہے۔

جعد بن درہم نامی ایک شخص نے سب سے پہلے خلق (مخلوقیت) قرآن کے اس عقیدہ کا اظہار کیا' پھر معتزلہ آئے تو انہوں نے بھی اسی خیال کو اپنایا' اور اسی کا پرچار کیا' ان لوگوں نے مامون تک بھی اپنا کافی اثر بہم پہنچایا' اور اس کو اس ملحدانہ خیال کا قائل کر لیا' وہ ان لوگوں سے اتنا متاثر ہوا کہ اس نے علماءِ اہل سنت کو دربار میں طلب کرتا اور ان سے مسئلہ پر بحث کرنا شروع کر دی' جو عالم خلقِ قرآن کا انکار کرتا' قابلِ گردن زدنی قرار پاتا' کوڑوں کی سزا ملتی اور عالمِ آخرت کو سدھار جاتا' اسی طرح بے شمار علماء نے جام شہادت نوش کیا' کئی علما جیلوں میں ٹھونس دیئے گئے اور ہوتے ہوتے حضرت امام احمد بن حنبل کی باری بھی آ گئی' دربارِ خلافت میں طلبی ہوئی' آپ تشریف لے گئے' بحث شروع ہوئی اور آپ نے اس مسئلہ کا برسرِ دربار انکار فرما دیا اور اس کو دلائل و شواہد کی رُو سے باطل قرار دیا۔ مامون الرشید نے سمجھایا' ڈرایا اور دھمکیاں بھی دیں لیکن آپ نہایت استقلال سے اپنے عقیدے پر ڈٹے رہے۔ بالآخر سزا کا حکم ہوا اور کوڑے برسنے لگے' جب دشمن کوڑے مارتے مارتے تھک جاتے تو آپ کو جیل میں ڈال دیتے' پھر نکال لیتے' آپ پھر اس مسئلہ کے انکار و مخالفت پر اصرار فرماتے اور کوڑوں کی بارش پھر شروع ہو جاتی۔

اسی دوران امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے جو ان دنوں مصر میں مقیم تھے' خواب دیکھا کہ سرورِ کائنات' فخرِ موجودات حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امام احمد بن حنبل کو سلام بھیجے ہیں اور خلقِ قرآن کے انکار پر استقامت کی تلقین فرمائی ہے۔

یہ بھی انہی دنوں کا واقعہ ہے کہ آپ دربار میں پیش تھے' آپ کے دونوں ہاتھ پشت پر بندھے ہوئے تھے اور جلاد کوڑے برسا رہا تھا کہ اچانک آپ کا تہبند کھل گیا' ہاتھ بندھے ہونے کی وجہ سے آپ تو تہبند باندھ نہ سکتے تھے' چنانچہ تہبند کے نیچے گرنے سے قبل ہی

تمام حاضرین دربار نے نہایت حیران وششدر آنکھوں سے دیکھا کہ غیب سے دو ہاتھ نمودار ہوئے اور آپ کا تہبند باندھ کر غائب ہو گئے اس کے فوراً بعد آپ رہا کر دیے گئے اور یہی تھا تاریخ اسلام کا وہ شاندار واقعہ جو حضرت امام احمد بن حنبلؒ کی سیرت مبارکہ کا ایک درخشاں باب ہے جس نے آپ کو وہ عظمت بخشی کہ رہتی دنیا تک حق پسند لوگ استقامت، استقلال اور ثبات کی راہوں میں آپ کی حیات مبارکہ کے اس واقعہ سے سبق حاصل کرتے رہیں گے۔

تصانیف:

امام موصوف نے بہت سی کتابیں تصنیف فرمائی ہیں، جن میں سب سے زیادہ مشہور "مسند احمد" ہے، جس میں تیس ہزار احادیث ہیں۔ اس کے علاوہ کتاب الزہد، کتاب المنسک الکبیر، کتاب المنسک الصغیر، فضائل الصحابہ اور مناقب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی آپ کی تصانیف ہیں۔

وفات:

مامون کے دربار سے اگرچہ آپ رہا ہو گئے تھے لیکن اسیری کے دوران آپ نے جو صدمات و مصائب انتہائی صبر و ثبات کے ساتھ برداشت کیے تھے ان کا اثر جسم پر باقی رہا۔ آپ بیمار رہنے لگے اور کچھ ہی عرصہ بعد ۱۲/ربیع الاول ۲۴۱ھ شب جمعہ کو آپ نے ستر برس کی عمر میں رفیق اعلیٰ کے منادی کو لبیک کہی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کے جنازہ میں بغداد اور بیرون بغداد سے کم و بیش پندرہ لاکھ انسان شریک ہوئے، جن میں سے سات لاکھ عورتیں تھیں۔ ان کی وفات کے روز بیس ہزار عیسائی اور یہودی دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے۔

قادیانیوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں ایک زانی شرابی شخص کو نبی کا درجہ دیا

سکھر (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مفتی حفیظ الرحمن، مولانا محمد حسین ناصر، ربانیہ مسجد کے خطیب حافظ محمد ذیشان اور دیگر علمائے کرام نے ربانیہ مسجد میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں کا سب سے بڑا جرم یہ ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں ایک زانی، شرابی اور بدمعاش شخص کو نبی کا درجہ دے دیا۔ قادیانی ملک کے اندر بدامنی پھیلا کر اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

ماہ مبارک

اگر ہم صحیح معنوں میں مسلمان ہیں اور حقیقت اسلام نہ صرف یہ کہ ہمارے دل میں اتر گئی ہے بلکہ رگ و ریشہ میں روح بس گئی ہے تو ہمارا بھی کردار و کیریکٹر ہونا چاہیے کہ حالات خواہ کتنے ہی مخالف ہوں، ہم اپنی اسلامیت پر اور مومنانہ صفات و کردار پر قائم رہیں، اگر ہم اپنی ناتجربہ کاری، کم علمی یا غلط ماحول سے متاثر ہو کر کوئی غلط کام کر چکے ہوں تو حقیقت عیاں ہونے کے بعد فوراً اس سے رجوع کر لیں اور حق کی طرف لوٹ آئیں۔

عام زندگی اور معاشرہ میں، گھر اور خاندان میں، مدرسہ اور خانقاہ میں جہاں بھی کسی کی کوئی حق تلفی ہوئی ہو، فوراً اسلامی تعلیمات کے آئینہ میں اپنی تصویر دیکھ کر اس کو درست کر لیں۔ اگر ہم کسی مل یا فیکٹری یا کارخانے کے مالک ہیں، کچھ مزدور اور ورکر ہمارے ماتحت ہیں تو ان کے بھی حقوق کا خیال رکھیں، ہم جہاں رہتے ہیں، وہاں سکھ اور لوگ بھی رہتے ہیں، ان میں مسلمان بھی ہیں اور غیر مسلم بھی، ان کے ساتھ ہمارا سلوک و برتاؤ وہی ہونا چاہیے جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا بلکہ برت کر دکھایا ہے، ہم دنیا کی دوسری قوموں کے لئے نمونہ اور روشنی تھے، ہمارے اخلاق و معاملات سے متاثر ہو کر دوسری قومیں اسلام لاتی تھیں مگر اب ہم اس حال کو پہنچ گئے ہیں کہ میر درد کا یہ شعر بڑے درد کے ساتھ پڑھنا پڑتا ہے:

ہر چند آئینہ ہوں پر اتنا ہوں نا قبول
منہ پھیر لے وہ جس کے مجھے روبرو کریں

☆☆..........☆☆

حضور کی تعلیمات

دیکھیں اور پھر ان کی ضیا پاشیوں سے اپنی بکھری ہوئی تاریخ کے ابواب و اوراق کی شیرازہ بندی کریں تاکہ ہماری آنے والی نسلوں میں اچھی اور بری قدروں کے درمیان امتیاز قائم کرنے کی بصیرت پیدا ہو سکے۔ بے شک محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ایمان والوں پر عظیم احسان ہے۔ اس متبرک مہینے کے آغاز کے موقع پر مل کر عہد کریں کہ دنیا کے گوشے گوشے سے اپنے علمی خزانوں کو واپس لائیں گے تاکہ یہ دنیا اسلام کے نور سے منور ہو کر اللہ کی زمین پر اللہ کا نظام قائم کر کے دکھی انسانیت کے دکھوں کا مداوا کر دے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا پیار و محبت، الفت و اخلاق و اخلاص کا فلسفہ اس کائنات ارضی کو جنت کے روپ میں ڈھال دے۔

☆☆..........☆☆

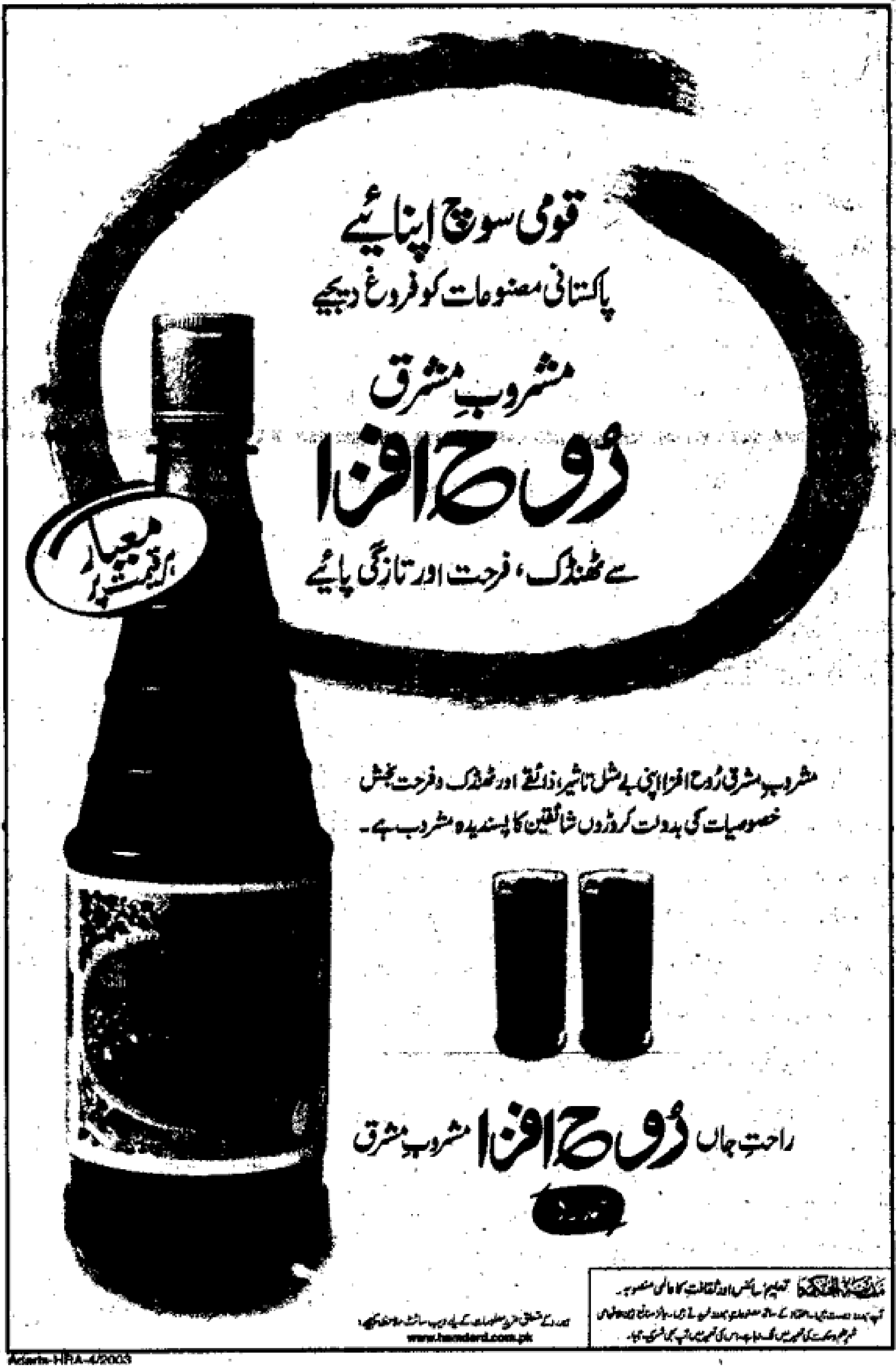
قومی سوچ اپنائیے
پاکستانی مصنوعات کو فروغ دیجیے
مشروبِ مشرق
رُوح افزا
سے ٹھنڈک، فرحت اور تازگی پائیے
معیار ہر قیمت پر
مشروبِ مشرق رُوح افزا اپنی بے مثل تاثیر، ذائقے اور ٹھنڈک و فرحت بخش
خصوصیات کی بدولت کروڑوں شائقین کا پسندیدہ مشروب ہے۔
راحت جاں رُوح افزا مشروبِ مشرق
www.hamdard.com.pk
Adarts-HRA-4/2003

ماہ مبارک کے احترام کا تقاضا

مولانا شمس الحق ندوی

یہ ماہ مبارک کا موسم بہار ہے' بھوک' پیاس' صبر و تحمل' غیر ضروری باتوں سے اجتناب و احتراز' اپنی زندگی کے بیتے ہوئے دنوں کا احتساب و جائزہ' جو کچھ چکے اس پر ندامت و افسوس کے آنسو بہانے اور توبہ و استغفار کے پانی' سے دھونے کا بھی سنہرا موقع ہے' جس میں باران رحمت و مغفرت کی جھڑی لگی ہوئی ہے اور جہنم سے نجات و آزادی کا بھی اعلان ہے' حدیث پاک کے مطابق:

"یا باغی الخیر اقبل ویا باغی الشر ادبر"

"اے خیر و بھلائی کے طلب کرنے والے! خیر کی طلب میں لگ جا' اور اے برائی کے کرنے اور چاہنے والے! تو پیچھے ہٹ جا' برائی سے باز آ۔"

یہ ذکر و تلاوت اور داد و دہش کا مہینہ ہے اب تک جو بھول چوک ہو چکی ہو اس پر شرمساری اور آہ و زاری' بھی اس ماہ مبارک کی قدر دانی ہے' کوتاہی اور گناہ کی مختلف شکلیں ہیں' دین کے کسی حکم کو توڑنا بھی گناہ ہے' فرد کا فرد کی حق تلفی کرنا' حق مارنا یہ بھی جرم و گناہ ہے' اپنے فرائض و ذمہ داریوں کی ادائیگی میں کوتاہی کرنا یہ بھی گناہ ہے' لیکن فرد یا جماعت کا کچھ ایسے کام کرنا جس سے امت کے اتحاد و طاقت کو نقصان پہنچتا ہو' یہ گناہ عظیم ہے' اس وقت جب کہ ماہ مبارک کی برکات سے ہمارے قلوب کو ایک گونہ یکسوئی اور رضائے مولیٰ کی تلاش و جستجو کا شوق و جذبہ حاصل ہے' خدا کے نام پر بھوک پیاس' ذکر و تلاوت' تراویح و تہجد نے قلوب کو نرم کر دیا ہے' ہم ہر پہلو سے اپنی زندگی کا جائزہ لیں' اپنے دینی کاموں اور سرگرمیوں پر بھی نظر ڈالیں اور دیکھیں کہ اس میں کتنا حصہ خدا کی رضامندی اور دین کی سربلندی کا ہے اور کتنا نام و نمود اور ہوس اور خود نمائی کا ہے یا اپنے ذاتی اغراض و مقاصد کا ہے جو دین کے رنگ میں خالص دنیا ہے' ان مبارک گھڑیوں میں اپنے حالات و اعمال' نیتوں اور ارادوں کا حقیقت پسندانہ جائزہ لے کر اس رخ کو متعین کر لینا جس میں خدا کی رضامندی' امت کا مفاد عام اور زندگی کا پیغام مضمر ہے' عین دانش مندی ہے' اور جائزہ کے بعد' حقیقت آشنا ہونے کے بعد یہ سوچنا کہ لوگ کیا کہیں گے؟ اگر ہم پیچھے ہٹے اور اپنی رائے بدلی تو ہماری توہین ہوگی' بڑی نادانی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ ابن قیس' کو ہدایت دیتے ہوئے لکھا تھا:

"ایسا معاملہ جس کا آج تم نے فیصلہ دے دیا لیکن دوبارہ غور و فکر کے بعد صحیح صورت حال اور حق بات سمجھ میں آ گئی تو اب کل کے غلط فیصلہ پر قائم نہ رہو بلکہ اس کو رد کر دو کہ حق دائمی اور قدیم ہے اور حق کو اپنا لینا باطل میں پڑے رہنے سے بہتر ہے۔"

یہ حکم نامہ اگرچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا لیکن یہ ایسی اصولی بات ہے جو ہر طالب حق کے لئے سنگ میل اور مینارۂ نور کی حیثیت رکھتی ہے' اگر ہم غور و فکر کے بعد اس نتیجہ پر پہنچیں کہ اب تک جو سمجھا تھا وہ غلط تھا تو پھر یہ نہ سوچنا چاہئے کہ اگر اب ہم اپنی رائے بدلیں گے تو لوگ ہم کو کیا کہیں گے؟ خدا کے یہاں لوگوں کے کہنے نہ کہنے کا اثر نہ ہوگا بلکہ وہاں تو معاملہ حق ہی کے حق میں ہوگا' باطل رد کر دیا جائے گا اور یہ وہ وقت ہوگا جب تلافی کا موقع ہاتھ سے جا چکا ہوگا' ایسا بہت ہوتا ہے کہ ایک شخص جب حقیقت پسندی سے کام لیتا ہے تو اس کا ضمیر آواز دیتا ہے کہ تمہاری رائے اور فیصلہ غلط ہے' تم جس

کی رائے کو غلط سمجھ رہے ہو اس کی رائے صحیح ہے مگر یہ شخص اس وجہ سے اپنی رائے سے رجوع نہیں کرتا کہ اس کی انا کو ٹھیس پہنچے گی' حالانکہ اس کو معلوم ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو خدا کی رضا کی خاطر جھکے گا' خدا اس کو اٹھائے گا' بلند کرے گا۔ حدیث کے الفاظ ہیں:

"من تواضع للہ رفعہ اللہ"

دینی و ملی مسائل میں نظریاتی و فکری اختلاف کی بھی یہی صورت ہے کہ اگر ہماری کوئی فکر ونظریہ غلط ثابت ہو جاتا ہے اور ہم حقیقت آشنا ہو جاتے ہیں تو پھر اخلاص کا اور خدا کی رضا جوئی اور قوم وملت کے مفاد کا تقاضا ہے کہ ہم بلا پس و پیش اپنی فکر ونظریہ کی غلطی تسلیم کر کے دوسرے کی صحیح فکر ونظریہ کو مان لیں کہ دین اسلام کی یہی اصل روح ہے' جس طرح غلط کام کرنا' قوم وملت کے مفاد کے خلاف کوئی اقدام کرنا جرم وگناہ ہے' اسی طرح غلط کام کرنے والے اور ایسا اقدام کرنے والے کی تائید وحمایت بھی گناہ ہے جس سے دین وملت کو نقصان پہنچ رہا ہو' اگر ہم بھی ناواقفیت ونادانی سے ایسی غلطی میں مبتلا ہو جائیں اور پھر حقیقت سمجھ میں آ جائے تو فوراً اس سے باز آ جانا چاہئے' غلط بات کی تاویل لوگوں کو تو دھوکا دے سکتی ہے' لیکن وہ دن آ کے رہے گا جب ساری تاویلات وملمع سازی کا رنگ و روغن اتر جائے گا اور حقیقت اپنے اصل روپ میں سامنے کر دی جائے گی۔

دنیا کا فنا ہونا اور قیامت کا آنا یقینی ہے' کب آئے گی؟ اس کو اللہ تعالیٰ نے نہیں بتایا تاکہ ہر انسان کو اس کے عمل کا بدلہ دے اور بدلہ ویسا ہی ہوگا جیسا عمل ہوگا "الجزاء من جنس العمل" اس لئے اللہ تعالیٰ نے حقیقت کو کھول کر بیان کر دیا' فرمایا:

"قیامت یقیناً آنے والی ہے
میں چاہتا ہوں کہ اس (کے وقت) کو
پوشیدہ رکھوں تاکہ ہر شخص جو کوشش
کرے اس کا بدلہ پائے۔" (سورۃ طٰہٰ)

رمضان المبارک میں اگر بھوک' پیاس' صبر وضبط' حلم وبردباری اور طبیعت کی ناگواری کو جھیلنا اس لئے ہے کہ کہیں ہمارا روزہ نہ خراب ہو جائے' تو اس کی مشق ہے کہ مسلمان حق پر قائم رہے اور حق کی خاطر ہر ناگواری بلکہ کبھی کبھی ذلت وخواری تک کو گوارا کرے' لیکن حق کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹنے پائے۔

اس سلسلہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی خصوصاً ہمارے لئے اسوۂ کاملہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کچھ جھیل لیا لیکن حق کی جو صدا لگائی تھی اس سے پیچھے نہیں ہٹے' مکی زندگی کا سب سے نازک اور کٹھن وقت وہ تھا جب کفار مکہ نے آپ کے چچا ابو طالب سے آخری شکایت کی کہ آپ اپنے بھتیجے کو روکئے' ورنہ پھر ہم ان سے اور آپ سے سمجھ لیں گے اور ابو طالب نے کہا: "بھتیجے! ذرا اپنی جان کا بھی خیال کرو اور میری جان کا بھی' مجھ پر اتنا بوجھ نہ ڈالو جس کو اٹھا نہ سکوں۔"

چچا کی باتیں سن کر آپ کی آنکھیں پرنم ہوگئیں کہ رہا سہا سہارا بھی ٹوٹ گیا' لیکن آپ کے عزم وارادہ میں کوئی ادنیٰ کمزوری نہیں پیدا ہوئی بلکہ بہت کھل کر کہا:

"چچا جان! اگر وہ میرے داہنے ہاتھ میں سورج اور بائیں ہاتھ میں چاند رکھ دیں اور یہ چاہیں کہ میں اس کام کو چھوڑ دوں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو غالب کرے' یا میں اس راستہ میں ہلاک ہو جاؤں تب بھی میں باز نہ آؤں گا۔"

مصر کے مشہور صاحب قلم اور ادیب ونقاد استاذ محمود العقاد نے مکی زندگی کا نقشہ کھینچتے ہوئے مکی زندگی کو اسلام کی اہم خصوصیات کی دلیل کے طور پر اس طرح بیان کیا ہے' آپ کی مکی زندگی سے یہ سبق ملتا ہے کہ:

"بڑھتے ہوئے قدم کو پیچھے نہ ہٹانا چاہئے' چاہے وہ آگے نہ بڑھ سکے' حق پر جمے رہنا چاہے نفس اس کی مخالفت کا کتنا ہی شیدائی ہو' غلط کو غلط ہی سمجھنا' خواہ اس کو حکومت وتسلط ہی کیوں نہ حاصل ہو' باطل کے مقابلہ میں ڈٹے رہنا' چاہے اس کو غلبہ وقبول عام ہی کیوں نہ حاصل ہو' لوگوں کو خیر کی دعوت دیتے رہنا' گو اس کے جواب میں تکلیف وایذا ہی سے کیوں نہ دوچار ہونا پڑے' فرض سمجھ کر ادا کرتے رہنا' چاہے اس کا نتیجہ سامنے نہ آئے' ذمہ داری کو ذمہ داری سمجھ کر انجام دیتے رہنا' چاہے اس کا کوئی بڑا فائدہ نہ دکھائی دے' مرد مومن کا اپنی مردانگی پر قائم رہنا ہی اس کا طرۂ امتیاز اور تمغۂ جواں مردی ہے چاہے اس کے گرد وپیش کی ہر ہر شے اس کو پیس ڈالنا چاہتی ہو۔"

باقی صفحہ 15 پر

کیف القاری فی درس البخاری

حضرت مولانا منظور احمد نعمانی

آؤ یارو مل کے سب اس یار کی باتیں کریں
مکی مدنی احمد مختار کی باتیں کریں

رات دن جاری زباں پہ ہو حدیث مصطفیٰؐ
میٹھی میٹھی سچی سچی پیار کی باتیں کریں

گلشن محبوبؐ ہو ہر دم نگاہ کے سامنے
خوشنما گل دیکھ کے اسرار کی باتیں کریں

مصطفیٰؐ کے نور سے دل ہو منور تا ابد
اس پیارے نور سے انوار کی باتیں کریں

آپؐ کے اقوال' احوال و صفات جملہ ہم
حسنِ صورت سیرت و کردار کی باتیں کریں

آپؐ کے جود و سخا علم و حلم و تربیت
عفو و احسان' شفقت و ایثار کی باتیں کریں

عزت و عظمت' شرافت ہم قیادت انبیاءؑ
رفعت و معراج کی دیدار کی باتیں کریں

غزوۂ بدر و حنین و فتح مکہ ہم تبوک
خیبر و خندق' احد انمار کی باتیں کریں

آپؐ کے اصحاب انصار و مہاجر' اہل بیت
جاں نثار احباب و ہم اخیار کی باتیں کریں

عاشقوں کے عشق کی اور صابروں کے صبر کی
زاہدوں کے زہد کی ابرار کی باتیں کریں

عشق کا جرعہ ملا ہے تجھ کو اے منظور اب
تا ابد اب تا ابد دلدار کی باتیں کریں

مرسلہ: حافظ محمد سعید لدھیانوی

مرزا قادیانی کے مالی الہامات

مولانا منظور احمد الحسینی

قادیانی مذہب کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کی ساری زندگی روپے پیسے کی محبت اور اسے جمع کرنے میں گزر گئی' یہاں تک کہ اس کو اکثر خوابیں بھی اسی قسم کی آتی تھیں' جبکہ ساری دنیا جانتی ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام دنیا سے بے رغبت تھے ان کی ساری زندگی زاہدانہ ہوتی تھی۔ ہم یہاں ذیل میں مرزا غلام احمد قادیانی کی کتاب مجموعہ الہامات شیطانیہ سے چند اقتباسات نقل کرتے ہیں جس میں اس کے چند خواب ذکر کیے گئے ہیں جو صرف روپے پیسے کے سلسلے میں ہیں۔

خواب میں پیسے کا دیکھنا جھگڑے یا غم پر دلالت کرتے ہیں:

روپے پیسے کے سلسلے میں مرزا غلام احمد قادیانی کے جو خواب ہیں' ان کو پڑھنے سے پہلے ایسے خوابوں کی تعبیر مرزا قادیانی ہی کی زبانی سن لیجئے' وہ لکھتے ہیں:

"خواب میں پیسہ کا دیکھنا جھگڑے یا غم پر دلالت کرتے ہیں۔" (تذکرہ مجموعہ الہامات مرزا قادیانی صفحہ:۵۵۸ جلد سوم)

اس تعبیر سے معلوم ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی ساری زندگی مجموعہ غم اور مجموعہ خصومات تھی۔ آئیے اب ان حوالوں کو ملاحظہ فرمائیں:

ہندو اور روپوں کا نذرانہ:

"ایک بڑا تخت مربع شکل کا ہندوؤں کے درمیان بچھا ہوا ہے' جس پر میں بیٹھا ہوا ہوں' ایک ہندو کسی کی طرف اشارہ کرکے کہتا ہے کرشن جی کہاں ہیں؟ جس سے سوال کیا گیا ہے' وہ میری (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کی) طرف اشارہ کرکے کہتا ہے کہ یہ ہے' پھر تمام ہندو روپیہ وغیرہ نذر کے طور پر دینے لگے۔" (تذکرہ صفحہ ۳۸۱ طبع سوم)

"حامد علی آکر کہتا ہے کہ باہر ایک ہندو کھڑا ہے اور دعا کے لئے درخواست کرتا ہے۔ حضور اقدس (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) اسے کہتے ہیں کہ بے نذر لئے ہم دعا کرنے کے نہیں' پھر حامد علی دوبارہ واپس آتا ہے تو ایک چھوٹا بک اور دو چادریں ہیں (جو اس ہندو نے دی ہیں...... ناقل) ان میں روپیہ بھر کر لاتا ہے۔" (تذکرہ صفحہ ۷۶۷، ۷۷۷ طبع سوم)

نمک' ہزار سے زائد روپیہ کا منی آرڈر:

"میں نے دیکھا کہ میرے تخت پوش کے چاروں طرف نمک چنا ہوا ہے...... فرمایا کہ کہیں سے بہت سا روپیہ آئے گا' اس کے بعد چار دن یہاں رہا۔ میرے سامنے ایک منی آرڈر آیا' جس میں ہزار سے زائد روپیہ تھا۔" (تذکرہ صفحہ ۷۵۹ طبع سوم)

نواب اقبال الدولہ اور سو روپے:

"کچھ عرصہ ہوا کہ خواب میں دیکھا تھا کہ حیدرآباد سے نواب اقبال الدولہ صاحب کی طرف سے خط آیا ہے اور اس میں کس قدر روپیہ دینے کا وعدہ لکھا ہے...... پھر تھوڑے دنوں بعد حیدرآباد سے خط آیا اور نواب صاحب

موصوف نے سو روپیہ بھیجا۔" (تذکرہ صفحہ ۴۱۳ طبع سوم)

روپوں میں نور کی کرنیں:

"آج [illegible] بجے کو میں نے ایک خواب دیکھا...... میں نے آپ (یعنی نواب محمد علی) کی بیگم صاحبہ عزیزہ سیدہ امۃ الحمید بیگم کو خواب میں دیکھا کہ جیسے ایک اولیاء اللہ خدا تعالیٰ سے تعلق رکھنے والی ہوتی ہیں اور ان کے ہاتھ میں دس روپیہ سفید اور صاف ہیں۔ یہ میرے دل میں گزرا ہے کہ دس روپیہ ہیں...... تب انہوں نے وہ دس روپیہ اپنے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کی طرف پھینکے ہیں اور ان روپوں میں سے نور کی کرنیں نکلتی ہیں۔" (تذکرہ ص: ۳۶۴)

لفافے میں پیسے:

"رؤیا میں دیکھا کہ ایک لفافہ ہے جس میں کچھ پیسے ہیں۔ کچھ پیسے اس میں سے نکل کر باہر سامنے بھی پڑے ہیں۔ اس کے بعد الہام ہوا تیرے لئے نام چمکا۔" (تذکرہ صفحہ ۵۵۸ جلد سوم)

چندہ کے پیسے کشش کی شکل پر دکھائی دیتا:

"خواب میں دیکھا کہ ایک شخص گویا [illegible] یا گورداسپور سے آیا ہے اور اس کے پاس کچھ روپے اور پیسے ہیں اور کہتا ہے کہ یہ بقیہ چندہ گورداسپور سے لایا ہوں۔ میں نے ایک...... میں یعنی برتن میں دو پیسے جمع کرا دیے تو معلوم ہوا کہ جماعت کے پیسے ہیں میں نے [illegible] یہ چندہ کا روپیہ ہے اس کو گن لیں۔ جب میں گننے لگا تو وہ تمام پیسے کشش کی شکل پر ہو گئے۔" (تذکرہ صفحہ ۴۸۶، ۴۷۷)

سکھ راجہ نے زیورات خیرات کیلئے بھیجے:

"خواب میں میں نے دیکھا کہ راجہ گلاب سنگھ (راجہ وفات یافتہ) کشمیر میرے پیر دبا رہا ہے اور پھر دیکھا کہ بہت سے زیورات سونے کے جمع ہو رہے ہیں اور مولوی نورالدین صاحب نے پوچھا: یہ کیسے زیورات ہیں؟ میں نے کہا: گوالیار کے راجہ نے خیرات کے لئے بھیجے ہیں اور گوالیار کا راجہ بھی ملنے کے لئے آتا ہے۔" (تذکرہ صفحہ ۵۷۱ طبع سوم)

۴/ نومبر ۱۸۹۸ء:

"آج ۴/ نومبر ۱۸۹۸ء میں خواب میں مجھ کو دکھلایا گیا کہ ایک شخص روپیہ بھیجتا ہے۔ میں بہت خوش ہوا اور یقین رکھتا تھا کہ آج ۵۰ روپیہ آئے گا۔ چنانچہ آج ہی ۴/ نومبر ۱۸۹۸ء کو آپ کا روپیہ ۵۰ آ گیا۔ فالحمد للہ وجزاکم اللہ۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ روپیہ بھیجا درگاہ الٰہی میں قبول ہے۔" (تذکرہ طبع سوم ص ۳۲۱)

☆☆..........☆☆

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے زیر اہتمام یوم ختم نبوت منایا گیا

سکھر (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے زیر اہتمام سکھر میں یوم ختم نبوت منایا گیا۔ اس موقع پر سکھر کی درجنوں مساجد میں علمائے کرام نے تحریک ۱۹۵۳ء کے شہداء کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ علمائے اسلام کے مرکزی نائب امیر مولانا محمد مراد ہالیجوی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن قاری خلیل احمد بندھانی، مجلس کے مرکزی مبلغ مولانا محمد حسین ناصر، پروفیسر ابو محمد، مولانا محمد رمضان نعمانی، مولانا عبداللطیف اشرفی، حافظ محمد زمان ربانی، مفتی محفوظ احمد، مولانا عبدالغفور اور دیگر علمائے کرام نے نماز جمعہ کے اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ علمائے کرام اور امت مسلمہ کی ۹۰ سالہ جدوجہد کی بدولت مسلمانوں کو ۷/ ستمبر ۱۹۷۴ء کو عظیم فتح حاصل ہوئی اور مرزائیت بدترین شکست سے دوچار ہوئی۔ ۱۹۶۳ء کے شہدائے کے خون کی برکت سے مرزا غلام احمد قادیانی کی ذریت کا کفر ۷/ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پوری دنیا پر اس وقت آشکارا ہوا جب پاکستان کی پارلیمنٹ نے قادیانیوں کے نام نہاد خلیفہ مرزا ناصر سے ۱۳ دن سوال جواب کے بعد متفقہ طور پر قادیانیوں کو مرتد قرار دیا۔ علمائے کرام نے مزید کہا کہ قادیانیوں کو ہم دعوت اسلام دیتے ہیں کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی پر لعنت بھیج کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے وابستہ ہو جائیں۔

عالمی خبریں

قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کو لگام دے کر ان پر کڑی نظر رکھی جائے

سکھر (نمائندہ خصوصی) گزشتہ دنوں دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ضلعی سکھر کی طرف سے اندرون سندھ میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کی وجہ سے ایک ہنگامی اجلاس ختم نبوت دفتر سکھر میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت مولانا مفتی محفوظ نے کی' مہمان خصوصی شیخ الحدیث مولانا محمد مراد ہالیجوی تھے' دیگر شرکاء میں آغا سید محمد' مفتی شفیع' استاد ابو محمد' مولانا محمد موسیٰ مہر' میر محمد چاچڑ' مجلس کے مرکزی مبلغ مولانا محمد حسین ناصر' استاد حمزہ' مولانا عبدالعزیز میمن اور خواجہ جلیل احمد اور دیگر شامل تھے' مہمان خصوصی مولانا محمد مراد ہالیجوی نے خطاب میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر حکومت پاکستان اور خاص طور پر حکومت سندھ سے مطالبہ کیا کہ ان کی سرگرمیوں کو لگام دے کر ان پر کڑی نظر رکھی جائے اور انہیں ہر صورت میں پاکستان کے آئین کا پابند کیا جائے' کیبل سسٹم اور پاکستان میں دیکھے جانے والے دیگر چینلوں پر قادیانی مقررین مسلمانوں کے ایمان سے کھیل رہے ہیں' اس سے اشتعال والی کیفیت پیدا ہورہی ہے۔ حکومت کیبل سسٹم کے خلاف کارروائی کرے اور باہر ملکوں کے چینل جام کرے۔ انہوں نے کہا کہ کوئٹہ سے ۱۳ سالہ بچہ محمد ظاہر سکھر آیا' اس نے ٹیلیفون پر اپنے گھر والوں کو کہا کہ میں سکھر میں قادیانیوں کے پاس ہوں۔ اس کا بڑا بھائی عبدالظاہر اس کی تلاش میں سکھر آیا اور مدرسہ منزل گاہ میں ٹھہرا' پھر سکھر مجلس تحفظ ختم نبوت پہنچا لیکن اس کے بعد سے وہ بھی چار روز سے لاپتہ ہے' مولانا نے حکومت سندھ سے مطالبہ کیا کہ اسے بازیاب کرایا جائے۔ اجلاس میں صدر پاکستان کی طرف سے ایک بیان میں جس میں انہوں نے کہا کہ پاکستان میں خلافت راشدہ کا نظام رائج نہیں ہوسکتا' انتہائی افسوس کا اظہار کیا اور شیخ رشید کی جانب سے متحدہ مجلس عمل اور دینی جماعتوں کے خلاف مسلسل افسوسناک بیانات پر بھی سخت غم و غصے کا اظہار کیا گیا اور کہا کہ یہ بیانات پاکستان کے آئین کی کھلی خلاف ورزی ہے' جرمنی میں شیخ راحیل احمد کے خاندان سمیت نو افراد کے اسلام قبول کرنے پر ان کو مبارکباد دی گئی اور ان کے لئے دعا کی گئی۔

کوئٹہ میں ایک قادیانی کا قبول اسلام

کوئٹہ (نمائندہ خصوصی) مسمی طارق احمد ولد ارشاد احمد جو کہ قادیانی تھا' اس نے امیر مرکزیہ حضرت خواجہ خان محمد دامت برکاتہم کے ہاتھ پر جامع مسجد گول سیٹلائٹ ٹاؤن کوئٹہ میں حاضرین کی ایک کثیر تعداد کی موجودگی میں مرزا غلام احمد قادیانی پر لعنت بھیج کر اسلام قبول کرلیا۔ طارق محمود نے کہا کہ میں نے اپنی خوشی' رضا اور رغبت سے بغیر کسی جبر و اکراہ سے اسلام قبول کیا ہے اور میں مسلمان ہوکر بڑی خوشی محسوس کرتا ہوں اور تمام قادیانیوں کو بھی دعوت اسلام دیتا ہوں۔ حضرت خواجہ خان محمد صاحب' مولانا عبدالرحیم رحیمی' مولانا عبدالعزیز جتوئی' قاری عبداللہ منیر دیگر علمائے اور حاضرین مجلس نے نومسلم کو مبارکباد دی اور استقامت کے لئے دعا فرمائی۔

حافظ محمد حیات کو صدمہ

ملتان (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جاپہ کے رہنما حافظ محمد حیات اور اسلام آباد دفتر کے سابق ناظم حافظ حسین احمد کی ہمشیرہ محترمہ گزشتہ دنوں انتقال فرماگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نے اپنے تین بچیاں اور خاوند پسماندگان میں چھوڑے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم کندیاں شریف' حضرت مولانا سید نفیس شاہ الحسینی' مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا محمد اکرم طوفانی نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں مرحومہ کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔

غلام احمد قادیانی کا اپنے خاندان سمیت قبول اسلام

منڈی بہاؤالدین (محمد احسان فاروقی) غلام احمد ولد شاہ محمد آف چھوکر خورد،ان کے بیٹے شہباز احمد سمیت پورے گھرانے نے اسلام قبول کرلیا۔ تفصیلات کے مطابق حافظ محمد طیب صاحب کی کاوشوں سے غلام احمد نے بمع اپنے گھرانے کے قادیانیت سے تائب ہوکر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد طیب فاروقی کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا۔ بعدازاں محترم غلام احمد نے پوری قادیانی جماعت کو اسلام کی دعوت دی اور کہا کہ قادیانی مذہب دجل و فریب اور قادیانی جماعت کے سربراہوں کی عیاشی اور دھوکہ دہی کا نام ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی لعنتی اور بدکردار تھا۔ انہوں نے مسلمانوں پر زور دیا کہ وہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ مل کر عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور منکرین ختم نبوت کا تعاقب کریں۔ بعدازاں بزرگ شخصیت حافظ منظور احمد صاحب نے انہیں مبارک باد دیتے ہوئے ان کے دین پر استقامت کے لئے خصوصی دعا فرمائی۔

چھ ماہ پہلے ماتلی شہر میں کھلنے والا شیزان جنرل اسٹور آخرکار بند ہوگیا

ماتلی (نامہ نگار) ماتلی میں الطاف حسین رند ولد عنایت حسین رند نے چند ناعاقبت اندیشوں کے مشورہ پر دنیاوی فائدہ کے لئے شیزان جنرل اسٹور قائم کیا تھا جس کا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ماتلی سٹی یونٹ نے اپنے قیام کے فوری بعد تعاقب شروع کردیا تھا۔ الطاف حسین رند کو پہلے یونٹ کے مبلغ مولانا عبدالستار فاروقی اور قاری محمد زاہد نے بالمشافہ ملاقات کے ذریعہ شیزان کے متعلق آگاہی دی اور اس کی مضرت سے اسے آگاہ کیا لیکن اس نے ان کی باتوں کو کوئی اہمیت نہ دی اور اپنی نظریں دین سے ہٹاکر دنیوی فائدہ پر مرکوز رکھیں۔ ماتلی یونٹ نے فوراً دفتر ختم نبوت کراچی سے رابطہ کیا اور بزرگوں کے مشورہ کے مطابق دفتر ختم نبوت کراچی سے آنے والے ۵۰۰ پمفلٹ جو رد شیزان پر مشتمل تھے ان کو پورے ماتلی شہر میں چسپاں کیا گیا۔ شیزان کی دکان اور اس کے اطراف کی دکانوں پر بھی ان اشتہارات کو وافر مقدار میں لگایا گیا۔ مسجدوں، اسکولوں اور خاص طور پر اخباری ہاکروں کے ذریعہ گھر گھر میں اس پمفلٹ کو تقسیم کروایا گیا جس کے اللہ کے فضل سے بہت اچھے نتائج برآمد ہوئے اور الحمدللہ! ماہ ستمبر ۲۰۰۳ء کے پہلے ہفتہ میں شیزان جنرل اسٹور بند کردیا گیا۔ اس موقع پر مقامی جماعتی زعماء نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ انشاء اللہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ماتلی سٹی کا یونٹ اپنے بزرگوں کی رہنمائی میں اسی طرح قادیانیت اور قادیانی مصنوعات کا تعاقب کرتا رہے گا۔

قادیانی مربی کے خلاف کارروائی کا مطالبہ

پنڈی بھٹیاں (نمائندہ خصوصی) تحصیل ہیڈ کوارٹر (سول) ہسپتال پنڈی بھٹیاں کا انچارج ڈاکٹر شوکت واہلہ مرزائی ہے اور گوجرانوالہ ڈویژن کی قادیانی پارٹی کا مربی ہے۔ اس نے اپنی سرکاری رہائش گاہ کو قادیانیت کی تبلیغ کا مرکز بناکر آئین اور قانون کی دھجیاں بکھیرنے کا سلسلہ شروع کررکھا ہے۔ وہ گزشتہ ۱۷ سال سے علاقہ میں قادیانیت کی تبلیغ میں ملوث ہے۔ علاقہ کے معروف دینی کارکنوں مرزا سلیم، حیات سہیل، بشارت عثمان خان، حاجی محمد اسلم اور اکرام العارفین نے محکمہ ہیلتھ سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی مربی کو فی الفور پنڈی بھٹیاں سے تبدیل کیا جائے اور سرکاری اختیارات کے ناجائز استعمال اور آئین اور قانون کی خلاف ورزی پر اس کے خلاف کارروائی کی جائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر نے علاقہ کا دورہ کیا اور صورت حال کا جائزہ لیا، انہوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا عبدالغفار قاسمی، کے علاوہ مرزا ظفر سلیم اور دیگر احباب سے ملاقات کی اور انہیں یقین دلایا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس کیس میں بھرپور دلچسپی لے گی اور ملزم کو کیفر کردار تک پہنچائے گی۔

ایک ماہ کے دوران ۲۳ قادیانیوں نے اسلام قبول کیا

آفن باخ، جرمنی (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جرمنی کے رہنما مولانا محمد احمد پاکستان کے دورے کے بعد جرمنی واپس پہنچ گئے۔ اپنے دورے کے دوران انہوں نے چناب نگر میں منعقدہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں بھی شرکت کی۔ اس موقع پر انہوں نے حاضرین کو قادیانی جماعت کے سابق زعماء شیخ راحیل احمد، مظفر

احمد مظفر اور محمد مالک کی اپنے خاندان سمیت قبولیت اسلام کی داستان سنائی اور بتایا کہ ان حضرات نے ان کے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جرمنی رہنما مولانا مشتاق الرحمن کے ہاتھ پر ان کی مسجد توحید میں اسلام قبول کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ گزشتہ ایک ماہ کے دوران ۲۳ قادیانیوں نے اسلام قبول کیا ہے جن کی ایک تعداد قادیانی مذہب کی کتابوں کے غیر جانبدارانہ مطالعہ کے بعد اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ قادیانیت دین اسلام کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنے کی ایک سیاسی تحریک ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر قادیانی جماعت اپنے پیروکاروں پر ناجائز دباؤ نہ ڈالے تو قادیانیوں کی اکثریت اپنے مذہب سے تائب ہو کر اسلام قبول کرنے کا اعلان کر دے لیکن قادیانی جماعت کے غیر قانونی ہتھکنڈوں کی وجہ سے وہ برملا یہ اعلان نہیں کر پاتی لیکن ہمیں امید ہے کہ اب انسانوں کو زیادہ عرصہ تک قادیانی مذہب سے وابستہ نہیں رکھا جاسکتا اور موجودہ صدی انشاء اللہ غلبہ اسلام کی صدی ثابت ہوگی۔

یورپی ممالک میں قادیانی اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے درپے ہیں

لندن (نمائندہ خصوصی) یورپی ممالک میں قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیاں قابل مذمت ہیں۔ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر وہ مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے درپے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلمانوں کو قادیانیوں کی اسلام کے خلاف سرگرمیوں سے بچانے کے لئے آئین اور قانون کے مطابق کردار ادا کرتی رہے گی۔ ان خیالات کا اظہار جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے رئیس ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا اکرام الحق ربانی، مولانا عزیز الرحمن، قاری محمد ہاشم نے عشرہ ختم نبوت کے تحت جامع مسجد کراؤلے، ختم نبوت سنٹر لندن میں اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ ان علمائے کرام نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت پر زد ڈال کر مسلمانوں کا رشتہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے توڑنے کے لئے مسیلمہ کذاب سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی تک ہر جھوٹے مدعی نبوت اور ان کے پیروکاروں نے کی اور ان سب نے اسلام کا لبادہ اوڑھا تاکہ سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دیا جاسکے، مگر ہمیشہ امت کے علمائے کرام نے ان کی کوششوں کو ناکام بنایا۔ دنیا کی ہر عدالت اور ہر فورم پر جھوٹے مدعیان نبوت کے کفریہ عقائد کو واضح کیا گیا۔ مناظروں اور مباہلوں کے ذریعہ حق واضح کیا گیا اس کے باوجود اگر قادیانی کفریہ عقائد سے باز نہیں آئے تو ان کا ٹھکانہ جہنم کے سوا کچھ نہیں۔ مسلمانوں کو قادیانیوں کی سرگرمیوں سے بچانے کے لئے جدوجہد کرنی چاہئے۔ قبل ازیں ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر دس روزہ دورے پر لندن پہنچے تو علمائے کرام اور ختم نبوت کے کارکنوں نے ان کا استقبال کیا۔ ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر لندن کراؤلے، ھیلیفلڈ، بریڈ فورڈ، مانچسٹر، راچڈیل، ہڈرز فیلڈ، ویکفیلڈ میں عشرہ ختم نبوت کے اجتماعات سے خطاب کریں گے۔

کفریہ عقائد کی بنیاد پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت کی فہرست میں شامل کیا گیا

ھیلیفلڈ، برطانیہ (نمائندہ خصوصی) جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے رئیس ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے جامع مسجد کی اڈمنسٹرل مسجد مدنی مسجد میں عشرہ ختم نبوت کے تحت اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت کا مسئلہ مسلک یا فرقہ واریت کا مسئلہ نہیں بلکہ یہ کفر اور اسلام کا مسئلہ ہے۔ 1928ء سے لے کر اب تک دنیا بھر کی مختلف عدالتوں نے قادیانی مذہب کے پیشوا مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹے دعویٰ نبوت کی بنیاد پر قادیانیت کو ایک نیا مذہب قرار دیا ہے جبکہ کفریہ عقائد رکھنے کی وجہ سے قادیانیوں کو کافر قرار دیا ہے۔ انہی وجوہات کی بناء پر پاکستان کی قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی ترمیم منظور کی۔ ایسی صورت حال میں قادیانیت کا اسلام کا لبادہ اوڑھنا دنیا کو دھوکہ دینا ہے۔ دنیا کو یہ بات سوچنی چاہئے کہ اس وقت جبکہ امریکا اور مغربی قوتیں اسلام اور مسلمانوں کو ملیامیٹ کرنے کے درپے ہیں تو ایسے میں قادیانیت کی حمایت و سرپرستی کا آخر کیا مقصد ہے؟ امریکا اور مغربی ممالک میں قادیانیوں کو خصوصی مراعات دینا انہیں فنڈز مہیا کرنا اور قادیانیوں کو مختلف محکموں اور کونسلوں میں آگے لانے کے آخر کیا مقاصد ہیں؟ دراصل وہ اس طرح مسلمانوں کے حقوق غصب کرنے کیلئے قادیانیوں کو آلہ کار بنانا چاہتے ہیں۔ مسلمانوں کو قادیانیوں کی سرگرمیوں سے ہوشیار رہنا چاہئے۔ اس موقع پر مولانا قاری اسماعیل رشیدی، مولانا عبدالقادر، مولانا اسلم زاہد، مولانا عبدالباری، مولانا محمد حیات، حافظ عمر نے بھی اجتماعات سے خطاب کیا۔

قادیانیت کا ناسور امت مسلمہ کو کھوکھلا کرنے کے درپے ہے: ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

راڈھرم، برطانیہ (نمائندہ خصوصی)

قادیانیت ایسا ناسور ہے جو امت مسلمہ کو کھوکھلا کرنے کے لئے کوشاں ہے۔ عیسائیوں اور یہودیوں کی مالی سرپرستی میں قادیانیت اسلام کا لبادہ اوڑھ کر سادہ لوح مسلمانوں کو عقیدۂ ختم نبوت سے ہٹانے کی کوشش کر رہی ہے' ایسے وقت میں علمائے کرام کی ذمہ داری ہے کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے راستہ کو مضبوطی سے تھام کر قادیانیت کی اسلام دشمن سرگرمیوں کو ناکام بنائیں۔ ان خیالات کا اظہار علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے رئیس ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے جامع مسجد راڈھرم میں عشرۂ ختم نبوت کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے مزید کہا کہ پوری دنیا کی کفریہ طاقتیں براہ راست مسلمانوں کو عیسائیت اور یہودیت کی گود میں دھکیلنے سے ناکام ہوگئیں تو انہوں نے قادیانیوں اور دیگر لادین قوتوں کو اسلام کے نام پر مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے اپنا آلہ کار بنایا۔ ان گروہوں نے اسلام کے بنیادی عقائد پر زد لگانے کی کوشش کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایسی تمام قوتوں کی غیر اسلامی سرگرمیوں کو روکنے کے لئے اپنا کردار ادا کر رہی ہے۔ مغربی قوتوں کی اسلام دشمنی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ وہ قادیانیوں سمیت کفریہ عقائد کی حامل تمام قوتیں کی نہ صرف حمایت کرتی ہیں بلکہ ان کو اسلام اور مسلمانوں کی نمائندگی دینے پر اصرار کرتی ہیں اور عقائد کے سلسلے میں مداخلت کا وطیرہ اختیار کرگئی ہے۔ یورپ اور برطانیہ کے مسلمانوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ نئی نسل کو قادیانیوں اور دوسری غیر اسلامی سرگرمیوں سے بچانے کے لئے بھرپور جدوجہد کریں۔ اس موقع پر مفتی محمد اسلم' مولانا عبدالقادر' مولانا اسماعیل رشیدی' پیر محمد انور' مولانا محمد اسامہ' حافظ محمد سفیان' مولانا اسلم زاہد نے بھی خطاب کیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت میں ہی قادیانیوں کیلئے نجات ہے

ڈیوزبری' برطانیہ (نمائندہ خصوصی) اخروی نجات اور دنیاوی فلاح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت میں ہے اور شفاعت اسی وقت ممکن ہے جب ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت سے وابستہ ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت میں ہی قادیانیوں کے لئے نجات ہے' اس لئے وہ مرزا غلام احمد قادیانی کا راستہ چھوڑ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو قبول کرلیں۔ ان خیالات کا اظہار جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے رئیس ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے ڈیوزبری میں عشرۂ ختم نبوت کے اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس وقت قادیانیوں کی تمام تر کوششیں امت مسلمہ کو دین سے دور کرنے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت سے الگ کرنے میں صرف ہورہی ہیں۔ عیسائی اور یہودی' قادیانیوں کو اپنا آلہ کار بنا کر اسلام کو مٹانے کے درپے ہیں' ایسے وقت میں امت مسلمہ کے لئے اتباع سنت اور اپنے دین پر مضبوط رہ کر کفریہ طاقتوں کی یلغار کا مقابلہ کرنا بہت ضروری ہے۔ اگر اس وقت امت مسلمہ نے اپنے فریضہ سے کوتاہی برتی اور نئی نسل کی دینی تربیت کا انتظام نہ کیا اور اسلامی تشخص کو مضبوطی کے ساتھ نہیں تھاما تو نئی نسل کی گمراہی کی ذمہ داری ان کے اوپر عائد ہوگی جس پر تاریخ انہیں کبھی معاف نہیں کرے گی۔ اس موقع پر مفتی محمد اسلم' قاری اسماعیل رشیدی' محمد نعمان' غلام مصطفیٰ' مولانا عبدالقادر' مولانا مرغوب احمد نے بھی عقیدۂ ختم نبوت کے موضوع پر خطاب کیا۔

ایک قادیانی کا قبول اسلام

کراچی (نمائندہ خصوصی) نذر احمد ولد ارشاد احمد نے آج مولانا نذیر احمد تونسوی کے ہاتھ پر قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کرلیا۔ اس موقع پر انہوں نے اپنے قبول اسلام کی وجوہات بتاتے ہوئے کہا کہ میں قادیانیوں کے مذہبی پیشواؤں سے یہ سوالات کرتا تھا کہ جب ہم اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں تو ہمارے اذان دینے اور خود کو مسلمان کہلوانے پر پابندی کیوں ہے؟ میرے ان سوالات کا مذہبی پیشواؤں کی جانب سے کوئی تسلی بخش جواب نہ ملا جس پر میرے دل میں شکوک وشبہات نے جنم لینا شروع کیا۔ جرمنی میں شیخ راحیل احمد اور مظفر احمد مظفر نامی قادیانی رہنماؤں کے قبول اسلام کی خبروں نے میرے جذبات کو مہمیز دی اور بالآخر میری سمجھ میں آگیا کہ قادیانیت کوئی مذہب نہیں بلکہ مذہب کے نام پر روپیہ بٹورنے والا ایک گروپ ہے جہاں پیدائش سے لے کر موت تک بلکہ موت کے بعد تدفین کے لئے بھی قادیانی جماعت کو چندہ دینا پڑتا ہے جس کا سراسر فائدہ مرزا غلام احمد قادیانی کے خاندان کو پہنچ رہا ہے جب کہ عام قادیانی اس سے سخت نالاں ہے اور اب مختلف لالچ اور ترغیبات کے ذریعہ قادیانیوں کو قادیانی مذہب پر قائم رکھنے کی کوششیں ناکام جارہی ہیں اور اندرون خانہ قادیانی رائل فیملی سے بغاوت ہورہی ہے جس کے نتائج قادیانی رہنماؤں کے

قادیانیت چھوڑ کر اسلام قبول کرنے کی شکل میں سامنے آرہے ہیں۔ اس موقع پر انہوں نے قادیانیوں سے اپیل کی کہ وہ ٹھنڈے دل سے غور کریں اور حقائق کو سمجھیں اور اسلام کے دامن سلامتی میں پناہ لے کر اپنی عاقبت کو خراب ہونے سے بچائیں اور قادیانی جماعت کے عزائم کا پردہ چاک کریں۔ اس موقع پر مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا محمد اعجاز' مفتی عبدالسلام اور دیگر نے ان کی دین پر استقامت کے لئے دعا کی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت سے ہی امت مسلمہ کا اعزاز وشرف ہے

ٹھامپلڈ' برطانیہ (نمائندہ خصوصی) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور محبوبیت کی وجہ سے امت مسلمہ کو اعزاز و اکرام ملا ہے۔ جھوٹے مدعیان نبوت کا تصور تک اسلام کے منافی ہے' اس لئے مسیلمہ کذاب سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی تک کسی بھی جھوٹے مدعی نبوت کو مسلمانوں نے کسی صورت میں بھی قبول نہیں کیا۔ یورپ کے مسلمانوں کو نئی نسل کی اسلامی تربیت کے لئے اپنی ذمہ داری پوری کرنی ہوگی۔ ان خیالات کا اظہار جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے رئیس ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے عشرۂ ختم نبوت کے تحت اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ ڈاکٹر صاحب نے مزید کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمانوں پر تشریف لے جانا اور قیامت سے قبل اس دنیا میں تشریف لانا مسلمہ عقائد میں سے ہے۔ امام مہدی کا مسئلہ ہو یا نزول عیسیٰ علیہ السلام کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی واضح علامات مقرر کر کے وضاحت سے بیان کر دی ہیں۔ اس منصب پر کسی غلط شخصیت کی مسند آرائی کا تصور تک نہیں کیا جاسکتا' اس لئے کسی شخصیت کا اپنے کو امام مہدی کہنا یا مسیح موعود سے تعبیر کرنا ممکن نہیں ہے' یہی وجہ ہے کہ پندرہ سو سالہ اسلامی تاریخ میں کسی غلط شخصیت کو قبول نہیں کیا گیا بلکہ اس کے کفریہ عقائد کو علمائے کرام نے واضح کر کے مسلمانوں کو گمراہی سے بچایا۔ ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے کہا کہ آج عیسائیت' یہودیت اور کفریہ طاقتیں مسلمانوں کی تہذیب و تمدن پر حملہ آور ہیں' اس لئے اتباع سنت اور صحیح اسلامی معلومات کے ذریعہ ان کی کفریہ سرگرمیوں سے نئی نسل کو بچایا جاسکتا ہے۔ ماہ رمضان المبارک کی عبادات میں بچوں کو شامل کرنا اور قرآن کریم سے وابستہ رکھنا والدین کی ذمہ داری ہے۔ اس موقع پر مولانا اسماعیل رشیدی' مولانا عبدالرشید ربانی' مولانا عبدالقادر' حافظ محمد زبیر' پیر محمد انور' محمد نعمان' غلام مصطفیٰ' مولانا عبدالباری' حافظ اکرام' مولانا مرغوب احمد' مولانا اسلام علی' مولانا طارق علی اور مولانا موسیٰ نے بھی خطاب کیا۔

میڈیا کے ذریعہ گمراہی کا سیلاب روکنے کے لئے علمائے کرام کو اپنا کردار ادا کرنا چاہئے

لندن (نمائندہ خصوصی) ذرائع ابلاغ' جدید میڈیا اور انٹرنیٹ کے ذریعہ اس وقت اسلام کے خلاف مذموم پروپیگنڈہ کے ساتھ ساتھ قادیانیت' عیسائیت اور یہودیت کی تبلیغی سرگرمیاں بہت تیزی سے جاری ہیں۔ علمائے کرام نے اس کو روکنے کے لئے اپنا کردار ادا نہ کیا اور ذرائع ابلاغ کو درست طریقہ سے استعمال نہ کیا تو نئی نسل کی گمراہی کی ذمہ داری ان پر عائد ہوگی' علمائے کرام دینی علوم کے ساتھ طلباء کو کمپیوٹر اور جدید ذرائع ابلاغ کی تعلیم بھی دیں۔ ان خیالات کا اظہار جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے رئیس ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے کیا۔ انہوں نے Defenders of the Truth کی تنظیم کے زیر اہتمام دنیا بھر میں انٹرنیٹ سے منسلک مسلمانوں کو پیغام دیتے ہوئے کہا کہ قادیانی گروہ اپنے ٹی وی چینل اور انٹرنیٹ کے مختلف شعبوں کے ذریعہ قادیانیت کو اسلام کے نام سے پیش کر رہے ہیں' جس کی وجہ سے لوگ قادیانیت کو اسلام سمجھ کر اس کے دام میں پھنستے جارہے ہیں' اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ اسلام کی صحیح تصویر ان ذرائع ابلاغ کے ذریعہ پیش کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ آج دین اسلام کو ایک دہشت پھیلانے والے مذہب کے طور پر پیش کیا جارہا ہے اور جہاد جیسے مقدس فریضہ کی تعبیر دہشت گردی سے کی جارہی ہے جبکہ امریکہ اور مغرب خود طاقت وقوت کے ذریعہ اسلام کو مٹانے کے ساتھ ساتھ حقوق انسانی کی بھی کھلم کھلا پامالی کر رہے ہیں' اس لئے اس کے جواب کے لئے میڈیا کو درست طور پر استعمال کرنا ضروری ہے۔ اس موقع پر مفتی محمد اسلم' مولانا قاری اسماعیل رشیدی' پیر محمد انور' مولانا سہیل باوا' مولانا عبدالقادر' مولانا اسلم زاہد نے بھی انٹرنیٹ کے ذریعہ دنیا بھر کے مسلمانوں کی جانب سے کئے گئے سوالات کے جواب دیئے۔

رعایتی قیمت

مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

رعایتی قیمت

قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ پروفیسر محمد الیاس برنیؒ قیمت: 150 روپے	مقدمہ قادیانی مذہب پروفیسر محمد الیاس برنیؒ قیمت: 75 روپے	خاتم النبیین علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ قیمت: 75 روپے	رئیس قادیان مولانا محمد رفیق دلاوریؒ قیمت: 100 روپے	آئینہ قادیانیت مولانا اللہ وسایا قیمت: 50
تحفۂ قادیانیت (جلد اول) مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ قیمت: 150 روپے	تحفۂ قادیانیت (جلد دوم) مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ قیمت: 150 روپے	تحفۂ قادیانیت (جلد سوم) مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ قیمت: 150 روپے	تحفۂ قادیانیت (جلد چہارم) مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ قیمت: 150 روپے	تحفۂ قادیانیت (جلد پنجم) مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ قیمت: 150
احتساب قادیانیت (جلد اول) مولانا لال حسین اخترؒ قیمت: 100 روپے	احتساب قادیانیت (جلد دوم) مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ قیمت: 125 روپے	احتساب قادیانیت (جلد سوم) مولانا حبیب اللہ امرتسریؒ قیمت: 125 روپے	احتساب قادیانیت (جلد چہارم) علامہ کشمیریؒ، حضرت تھانویؒ حضرت عثمانیؒ، حضرت میرٹھیؒ قیمت: 125 روپے	احتساب قادیانیت (جلد پنجم) مولانا سید محمد علی مونگیریؒ قیمت: 125 روپے
احتساب قادیانیت (جلد ششم) قاضی سلمان منصور پوریؒ پروفیسر یوسف سلیم چشتی قیمت: 125 روپے	احتساب قادیانیت (جلد ہفتم) مولانا سید محمد علی مونگیریؒ قیمت: 125 روپے	احتساب قادیانیت (جلد ہشتم) مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ قیمت: 125 روپے	احتساب قادیانیت (جلد نہم) مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ قیمت: 125 روپے	احتساب قادیانیت (جلد دہم) مولانا مرتضیٰ حسن چاندپوریؒ قیمت: 125 روپے
قومی تاریخی دستاویز مولانا اللہ وسایا قیمت: 100 روپے	قادیانی شبہات کے جوابات مولانا اللہ وسایا قیمت: 60 روپے	رفع و نزول عیسیٰ علیہ السلام مولانا عبداللطیف مسعودؒ قیمت: 100 روپے	سوانح مولانا تاج محمود صاحبزادہ طارق محمود قیمت: 100 روپے	اٹھارہ اہم پیشگوئیاں مولانا محمد اقبال رنگونی قیمت: 20 روپے

نوٹ: تحفۂ قادیانیت مکمل سیٹ 600 روپے، احتساب قادیانیت مکمل سیٹ 1,000

ڈاک خرچ کتب منگوانے والے حضرات کے ذمہ ہوگا

پتہ: ناظم دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان فون: 514122

عالمی مجلس
تحفظِ ختمِ نبوت سے تعاون

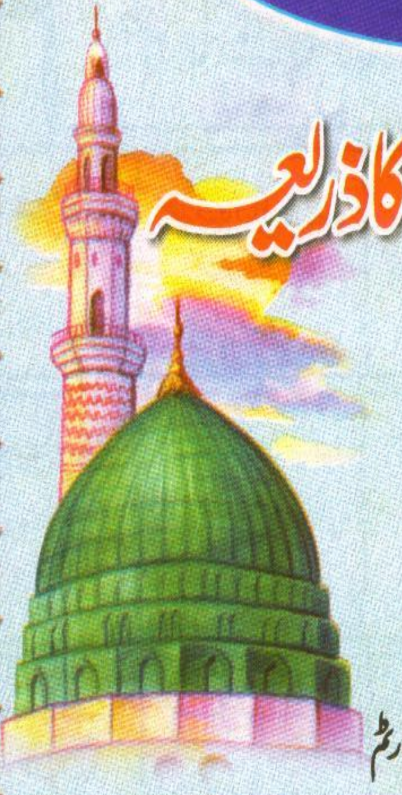

شفاعتِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوتِ اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سدباب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاترِ ختم نبوت، دارالتصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام صدقاتِ جاریہ میں شرکت کے لئے
زکوٰۃ، صدقات، خیرات، فطرہ، عطیات عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کو عنایت فرمائیں

ترسیلِ زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 514122-583486 فیکس: 542277

اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان۔

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون: 7780337 فیکس: 7780340

اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

نوٹ: مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کرسکتے ہیں

نوٹ: رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جاسکے

اپیل کنندگان:

(مولانا) خواجہ خان محمد	سید نفیس الحسینی	(مولانا) عزیز الرحمن
امیر مرکزیہ	نائب امیر مرکزیہ	ناظم اعلیٰ